

خوف

از قلم اربہ شاہد

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

رات کے قریب دو بجے جب ہر انس و جاں تاریکی اور سیاہی کی اوٹ تلے نیند کے مزے لوٹ رہے تھے پیاس کی شدت کی خاطر وہ بے چینی سے اپنے بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی کہ تبھی اس کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

کمرے میں ہوا کا گزر کھلی کھڑکی کی بناء پر تھا جس کا احساس اسے اپنے چہرے پر پڑتی
ٹھنڈک سے ہوا۔۔۔ اس نے پانی پینے کے ارادے سے سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ کی طرف
ہاتھ بڑھایا۔۔۔

کہ اچانک سے اسے اپنے برابر میں کسی کا وجود محسوس ہوا ہمت کرتے ہوئے اس نے برابر میں دیکھا تو وہ وہی لیٹا تھا کالے لباس میں خوفناک چہرے پر مسکراہٹ سجائے منت کو دیکھ رہا تھا ---

منت کی یہ بات سوچ کر ہی جان جا رہی تھی کہ نا جانے وہ کب سے یہاں تھا۔۔۔

منت جھاگ کر سائرہ بیگم کے گلے لگ گئی اور رونا شروع کر دیا۔۔۔

منت کیا ہوا ہے؟ ساڑھ بیگم گھبرا گئی۔۔۔

و۔۔۔و۔۔۔وہ ان۔۔۔اندر۔۔۔منت اٹکتے ہوئے گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

اندر کوئی نہیں ہے۔۔۔ حمزہ نے پورے کمرے کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے کوئی برا خواب دیکھا ہوگا سو جاؤ اب۔۔۔ حمزہ نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

وہ۔۔۔ سچ میں کوئی تھا وہاں۔۔۔ منت نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

منت کیا ہوا بیٹا اور یہ تمہارے پیر کو کیا ہوا یہ کانچ کیسے لگ گیا۔۔ حمزہ پریشانی سے بولتا ہوا اس کی جانب بڑھا۔۔

منت کو یاد آیا جب وہ بیڈ سے اتر کر بھاگی تھی تو اسے کچھ چبھ گیا تھا لیکن اس وقت وہ اتنی خوف زدہ تھی کہ اس پر دیہان نہیں دیا۔۔۔

وہ گلاس ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ منت نے پیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا چلو تم یہاں بیٹھو میں آتا ہوں۔۔ حمزہ نے اسے اندر کمرے میں جانے کا اشارہ کیا۔۔

نہیں میں امی کے ساتھ سو جاؤ گی۔۔ منت اب تک ڈری ہوئی تھی۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے امی آپ اسے لے جائے میں یہ سب صاف کر دو جب تک آپ اس کے پیر میں بینڈیج لگا دے۔۔ حمزہ نے انہیں جانے کا کہا اور خود واپس آکر کانچ اٹھانے لگا۔۔۔

منت نے جاتے جاتے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا آنکھوں کو غصہ لیے اسے گھور رہا تھا اس نے ڈر کر جلدی سے چہرہ آگے کو کر لیا۔۔۔

حمزہ کانچ اٹھا کر جانے لگا تو اسے ایسا لگا جیسے کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہو اس نے فوراً مڑ کر دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا خیر وہ اپنا وہم سمجھ کر باہر چلا گیا۔۔۔

جیسے ہی حمزہ باہر گیا ایک ذور دار آواز کے ساتھ دروازہ بند ہو گیا جیسے اسے اچھا نہ لگا ہو منت کا یہاں سے جانا۔۔۔

اگر کوئی بات ہے تو پلیز شیئر کر دیکھ رہی ہوں کافی وقت سے تو ڈسٹرب لگ رہی ہے۔۔۔ مہر نے پریشانی سے کہا۔۔۔

مہر منت کی بچپن کی دوست تھی۔۔ اور دونوں ایک دوسرے سے کبھی کچھ نہیں چھپاتی تھی کوئی برا بھلا ہو جاتی تو مل کر حل تلاش کرتی۔۔۔ گھر پر بھی بہت آنا جانا تھا۔۔ دونوں ہی کی کوئی بہن نہیں تھی لیکن یہ ایک دوسرے کو بہنوں سے بڑھ کر مانتی تھی۔۔ منت ہمیشہ سے بہت شرارتی تھی وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتی اور مہر کو پھنسا دیتی لیکن اس کا۔ اچانک سے خاموش ہو جانا مہر کو کچھ ٹھیک نہیں لگا۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں ہے تو پریشان مت ہو۔۔ منت مسکرا کر بولی۔۔۔

لیکن مجھے پھر ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔ مہر نے بغور اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

*** * ***

جی امی ٹھیک ہے اللہ حافظ حمزہ اور منت انہیں دروازے تک چھوڑ کر واپس اندر آگئے۔۔۔

*** * ***

منت کے والد صاحب کا کافی عرصے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔۔۔)

اچھا وہ دیکھ وہ ادھر ہی آرہا ہے۔۔۔ مہر نے اس کے کندھے پر کندھا مارا۔۔۔

اففف۔۔۔ منت یولی۔۔۔

السلام و علیکم۔۔ کیسی ہو تم دونوں؟۔۔ طلحہ نے خوش اخلاقی سے کہا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ منت بولی۔۔۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟ مہر مسکرا کر بولی۔۔۔

اللہ کا شکر میں بھی ٹھیک۔۔ طلحہ مسکرایا۔۔۔

چلو ہم چلتے ہیں ہمیں کام تھا نہ لائبریری میں مہر۔۔۔ ابھی طلحہ سوچ ہی رہا تھا آگے بات کرنے کو کہ منت نے مہر سے کہا۔۔۔

کون سا کام؟ مہرنا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

یاد کرو۔۔۔ منت نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ ہاں یاد آگیا۔۔۔ مہر نے نائٹک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی ابھی اگر وہ نہیں گئی تو منت نے اس کا قاتل کر دینا تھا۔۔۔

او کے اللہ حافظ۔۔ مہر اور منت کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔ طلحہ آہ بھرتا رہ گیا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا میں کیا کروں میں تو اپنی محبت کا اظہار تک نہیں کر سکتی اگر کیا تو پتہ نہیں کیا ہوگا اور کسی کو کچھ بتا بھی تو نہیں سکتی یا اللہ تو ہی مدد کر میری ناجانے کب کیوں یہ آفت میرے سر آگئی ہے کیسے نکلوں اس سب سے----

منت اپنے جذبات احساسات ڈائری کے پنوں میں اتار رہی تھی۔۔۔ کیونکہ ابھی وہ اس بارے میں کسی کو کچھ بھی بتانے سے ڈر رہی تھی۔۔۔۔۔

منت ابھی لکھ ہی رہی تھی کہ اچانک سے کمرے کی لائٹس جلنے بجھنے لگی۔۔ منت کو خوف و ہراس نے گھیر لیا۔۔۔

پھر ایک دم سے ساری لائٹس آف ہو گئی اور کمرے میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔۔۔

منت لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔ منت کو لگا وہ اس کے پیچھے ہی کھڑا ہے منت کو
اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے منت کے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور کمر سے بال ہٹا کر آگے کو کیے۔۔۔ منت کو لگا وہ ابھی مر جائے گی۔۔ اس نے بھاگنا چاہا لیکن وہ بل بھی نہیں پارہی تھی منت روتے ہوئے دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگی کہ کوئی آجائے کمرے میں۔۔۔۔

وہ اس پر جھکنے ہی لگا تھا کہ اچانک سائرہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی اور ساری لائٹس پھر جل اٹھی اور کمرہ روشنی میں نہا گیا۔۔۔ اور وہ جن غائب ہو گیا۔۔۔

منت ایسے کیوں کھڑی ہو باہر آجاؤ تمہاری پھپھو آئی ہیں۔۔۔ سائرہ بیگم نے منت ک یوں بنا دوپٹے کے کھڑا دیکھ کر کہا۔۔۔

وہ۔۔۔ کچھ نہیں آپ جائے میں آتی ہوں۔۔۔ منت نے آنسوؤں صاف کیے اور انہیں
بتانا مناسب نہ سمجھا۔۔۔

ٹھیک ہے جلدی آؤ۔۔۔ ساڑھ بیگم دروازہ بند کر کے جانے لگی۔۔۔

امی ایسے کھلے رہنے دے۔۔۔ منت انہیں جانا دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ سائرہ بیگم چلی گئی۔۔۔

منت حلیہ درست کر کے ہاتھ روم سے نکلی تو اسے وہاں کسی کا سایہ نظر آیا۔۔۔۔

ارے اتنی جلدی کیسے ہوگا سب۔۔۔ سیمہ بیگم پریشانی سے بولی۔۔۔

بھئی ہمیں اپنی بیٹی دو جوڑوں میں بھی قبول ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہمیں بس میں
نے بہت مان لی تمہاری اب بس۔۔۔ سائرہ بیگم فیصلہ کن انداز میں بولی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔ سیمہ بیگم کو ان کی خواہش کے آگے سر جھکانا پڑا۔۔۔

منت خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کر رہی تھی وہ بار بار ادھر ادھر دیکھنے
لگی۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہے؟ حمزہ اور طلحہ لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔۔۔

آؤ تمہاری شادی کی بات چل رہی ہے۔۔۔۔ سائرہ بیگم ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا جی۔۔۔ حمزہ آکر بیٹھ گیا۔۔۔

جب کہ طلحہ وہی کھڑا منت کو دیکھنے لگا جو چہرے سے کچھ پریشان لگ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد کھانے سے فارغ ہو کر منت اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

منت۔۔۔۔ طلحہ کچھ دیر بعد اسے ڈھونڈتا ہوا کمرے میں آیا۔۔۔

منت۔۔۔۔ اس نے جب سنا نہیں تو طلحہ نے اس بار تھوڑی بلند آواز میں اسے

پکارا۔۔۔۔

منت۔۔۔ حمزہ نے اسے پکارا۔۔۔

جی۔۔جی۔۔بھائی۔۔منت نے چونک کر دیکھا۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے تم خوش نہیں میری شادی سے۔۔۔ حمزہ نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔۔۔

نہیں بھائی میں تو بہت خوش ہوں۔۔۔ منت بولی۔۔۔

اچھا پھر تم نے ابھی باتیں سنی جو ہم کر رہے تھے؟ حمزہ نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

ہاں ہاں سنی ہے۔۔۔۔۔ منت نے جھوٹ بولا۔۔۔۔۔

اچھا کیا باتیں کی ہم نے؟ حمزہ اب پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ منت سوچنے لگی۔۔۔۔۔

حمزہ اسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔ منت نے کان پکڑ کر معصوم سی شکل بنائی۔۔۔۔۔

تھکان کی وجہ سے بستر پر لیٹتے ہی اسے نیند آگئی۔۔۔

منت "کچھ دیر بعد اسے آواز سنائی دی۔۔ اس کی نیند میں خلل پیدا ہوا۔۔۔"

منت "اس بار تھوڑی بلند آواز آئی۔۔۔ منت پھر بھی لیٹی رہی۔۔۔ نیند کی وجہ سے اس" کی آنکھیں ہی نہیں کھل رہی تھیں۔۔۔

منت "اس بار آواز ایسی تھی جیسے غصے میں کوئی چیخا ہو۔۔۔"

منت دُر کر ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ سامنے کھڑکی کے پاس پھر وہی سایہ نظر آیا۔۔۔

منت خوف کے مارے کانپنے لگی۔۔۔ اس نے بیڈ پر پڑی چادر اٹھائی اور چہرے تک اوڑھ لی۔۔۔

منت "کچھ دیر بعد وہی خوفناک آواز پھر سے سنائی دی۔۔۔ منت نے آنکھیں میچ لی۔۔۔"

منت "کوئی سخت لہجے میں بولا۔۔۔"

اس بار منت کو ایسا لگا کہ وہ اس کے پیروں کے پاس کھڑا ہو۔۔۔

منت خاموشی سے آنسوؤں بہائے جا رہی تھی کہ ایک بار پھر کسی نے غصے میں اس کا نام لیا اور اس بار ساتھ ساتھ اس کی چادر کھینچی۔۔۔۔

منت کو جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی وہ خوف کے مارے رونے لگی۔۔۔

منت نے روتے روتے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔۔۔۔

پھر ایک دم خاموشی چھا گئی۔۔۔ منت نے آنکھیں کھولی۔۔۔ تو سامنے کوئی نہیں تھا۔۔۔ اور دروازہ کھلا تھا منت بیڈ سے اٹھ کر باہر جانے کے لیے دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔۔

کہ ایک ذور دار آواز کے ساتھ دروازہ بند ہو گیا۔۔۔ اور کسی کی خوفناک ہنسی کی آواز کمرے میں گونجی۔۔۔

منت کو خوف و ہراس نے گھیر لیا۔۔۔

پلیز مجھے جانے دو۔۔۔ منت نے روتے ہوئے مِنت کی۔۔۔

آہ میرا سر منت اپنے سر پر ہاتھ رکھتی ہوئی اٹھی۔۔۔

سائرہ بیگم جو اس کا انتظار کرتے کرتے وہی سو گئی تھی منت کے اٹھنے پر جاگ گئی۔۔۔

منت بیٹا اب کیسی ہو؟ سائرہ بیگم نے پیار سے پوچھا۔۔۔

میں۔۔۔ مجھے۔۔۔ کیا ہوا؟ منت اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

منت میں جب آئی تم یہاں پر گری ہوئی تھی۔۔۔

سائرہ بیگم نے بتایا تو منت کو ایک دم سے سب یاد آگیا۔۔۔

منت کا دل کیا اس کا قاتل کر دے۔۔۔

بولو۔۔۔ منت نے بورڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا؟ طلحہ لب دبا ئے مسکرانے لگا۔۔۔

کیا بات کرنی تھی؟ منت نے پوچھا۔۔۔

یار تم کتنی نکچڑی ہو گئی ہو۔۔۔ طلحہ نے خفگی سے کہا۔۔۔

یہ بات کرنی تھی؟ منت نے اسے گھورا۔۔۔

نہیں۔۔۔ طلحہ نے کہا۔۔۔

ویسے ایک بات بتاؤ واقع کوئی ہے کیا؟ جو اتنا گھبرا رہی تھی؟ طلحہ نے اسے چھیڑا۔۔۔۔

طلحہ تم بہت فضول بولتے ہو میں جا رہی ہوں۔۔۔ منت نے وہاں سے جانے میں ہی اپنی بہتری سمجھی۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔ طلحہ ہنسنے لگا۔۔۔

فنکشن ہال میں رکھا گیا تھا۔۔۔

منت جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی کہ اچانک وہ اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

منت کی سانس اٹک گئی۔۔۔

وہ اپنا بالوں سے بھرا ہاتھ اس کی کمر تک لایا اور اس کے بال سائیڈ کر کے گردن پر جھکا۔۔۔

منت کو اس سے وحشت ہو رہی تھی لیکن اس کی اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔

یا اللہ کوئی آجائے منت دل دل میں آنکھیں بند کیے دعا کرنے لگی۔۔۔

تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔ اسے اپنے کان میں خوفناک سی آواز میں سرگوشی سنائی دی۔۔۔

ڈر کے مارے اسے اپنی جان جاتی محسوس ہوئی۔۔۔

منت یہاں کیا کر رہی ہو امی انتظار کر رہی ہے تمہارا۔۔۔ حمزہ نے منت کو آنکھیں بند کیے
ڈریسنگ کے سامنے کھڑا دیکھ کر عجلت میں کہا۔۔۔

شکر۔۔۔ منت نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔ وہ غائب ہو چکا تھا۔۔۔

جی بھائی روکیں میں آئی۔۔۔ منت تیزی سے باہر کی جانب گئی۔۔۔

منت کے جاتے ہی اس نے غصے سے ٹیبل پر رکھا فوٹو فریم جس میں منت اور حمزہ کی
تصویر تھی وہ دور سے زمین پر پھینکا۔۔۔

جیسے اسے حمزہ کا اس کے کام میں دخل دینا پسند نہ آیا ہو۔۔۔

منت نے ہال میں انٹری کی تو طلحہ کی نظریں اس پر ٹہر گئی۔۔۔

کیونکہ مہندی اور مایوں ساتھ ہی تھا تو منت نے لائٹ گرین پر پیلے کلر کے کنٹریس کے ساتھ لہنگا پہنا تھا۔۔۔ کمر تک آتے سنہرے بالوں کو کھول رکھا تھا۔۔۔۔۔ چہرے پر لائٹ سا میک اپ کیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

طلحہ بھی کچھ کم نہیں لگ رہا تھا وائٹ کلر کے شلوار کمیز میں بالوں کو جیل لگائے وہ دل نشین لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اوہ بھائی نظر لگائے گا کیا منت کو۔۔۔۔۔ عاشق نے آکر طلحہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

نہیں یار میں تو اسے سب کی نظروں سے چھپا کر رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ طلحہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔۔۔

اور بھابھی بولا کر اسے تو۔۔۔۔۔ طلحہ نے اسے مکا مارا۔۔۔۔۔

تو سیریس ہے؟ عاشق نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔

جی بلکل۔۔۔۔۔ طلحہ بولا۔۔۔۔۔

اور وہ؟ عاشق نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔ لیکن تو دیکھنا شادی تو میں منت سے ہی کرونگا ورنہ وہ گانا ہے نہ تجھ کو ہی
دلہن بناؤ گا ورنہ کنوارہ مرجاؤں گا۔۔۔۔۔ طلحہ نے ہنستے ہوئے گانا گاکر بتایا۔۔۔۔۔

مجھ سے شادی کرے گا؟ عاشق نے انگلی خود پر رکھی۔۔۔۔۔

دُفر منت کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ طلحہ نے اس کے سر پر چپت لگائی۔۔۔

اوہ اچھا تو تو دیوانہ بن گیا ہے۔۔۔ عاشر ہنس دیا۔۔۔

پورے فنکشن میں طلحہ کی نظریں بس منت پر تھی۔۔۔ لیکن منت ایک اور کسی شخص کی نظروں کے حصار میں تھی جو اس پر پل پل نظر رکھ رہا تھا۔۔۔۔

پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ منت اکیلی کھڑی تھی تو طلحہ موقع دیکھ کر اس کے پاس آگیا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ منت مسکرا دی۔۔۔

یہی کہ حمزہ بھائی شادی کر رہے ہیں تمہاری پہلے ہونی چاہیے تھی یہی سوچ رہی ہو نہ تم؟
اور اسی وجہ سے تم خوش نہیں۔۔۔ طلحہ لب دبا لے مسکرا رہا تھا۔۔۔

جی نہیں۔۔۔

اور اس کا حل ہے میرے پاس میں نے تمہارے لیے ایک رشتہ دیکھا ہے۔۔۔

منت نے آگے بھی کچھ کہنا چاہا لیکن طلحہ بیچ میں بول پڑا۔۔۔

اچھا کس کا رشتہ دیکھا ہے؟ منت کو اس کی باتوں پر ہنسی آرہی تھی۔۔۔ اس وقت وہ اسے رشتے کروانے والی آنٹی لگ رہا تھا۔۔۔

حمزہ بھائی بس کرے یار پوری زندگی پڑی ہے دیکھ لینا۔۔۔ روا نے شرارت سے کہا تو حمزہ ہنس دیا جب کہ ماہین نے شرم سے نظریں جھکالیں۔۔۔

چلو بھئی رسم شروع کرو۔۔۔ سائرہ بیگم بولی۔۔۔

سب نے رسم کی اور حمزہ کو خوب ستایا۔۔۔

فنکشن ختم ہوا تو ردا منت کے پیچھے پڑ گئی کہ وہ ان کے ساتھ گھر چلے۔۔۔

یار چلو منت ویسے بھی تمہارے گھر کون سا کوئی آیا ہوا ہے ابھی۔۔۔ ردا ضد کرنے لگی۔۔۔

اچھا میری ماں امی سے پوچھ لوں؟ منت نے آخر ہار مان لی۔۔۔

آس پاس نظر دوڑائی تو اس کا سر چکرا کر رہ گیا۔۔۔
وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔۔۔

م۔۔۔ مء۔۔۔ میں یہاں کی۔۔۔ کیسے؟ وہ الجھ گئی پھر آہستہ آہستہ سب سمجھ آیا تو خوفزدہ
ہو گئی۔۔۔۔

اس نے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا۔۔۔ اور سر گھٹنوں پر گرا دیا۔۔۔

یہ کیا؟ اسے کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا۔۔۔ اس نے ہاتھ بالوں سے نکالا تو اس کی انگلیاں
خون میں تر تھی۔۔۔

اوہ میرے خدا۔۔۔ منت نے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ لیے۔۔۔

سامنے آہٹ ہوئی تو منت نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ وہی کھڑا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ اس کے قریب آنے لگا۔۔۔ منت کو ناجانے کیا ہوا وہ اٹھنا چاہ رہی تھی لیکن ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے یہاں باندھ دیا ہو۔۔۔۔

وہ اس کے قریب اور بے حد قریب آگیا۔۔۔

دور رہو مجھ سے۔۔۔ منت چیخی لیکن آواز نہیں نکلی اس کی۔۔۔

وہ منت کو چھونے ہی لگا تھا کہ فجر کی آذان کی آواز چاروں طرف گونج اٹھی اور وہ غائب ہو گیا۔۔۔

منت نے شکر ادا کیا۔۔۔

خون صاف کر کے اس نے وضو کیا اور سائرہ بیگم کے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔

وہ جو بھی تھا منت کے قریب جانا چاہتا تھا لیکن ہر بار کوئی نہ کوئی اس کے مقصد کے
بچ آ رہا تھا۔۔۔۔

اللہ ہر بار منت کو بچا رہا تھا۔۔۔۔

منت جب کمرے میں آئی تو سائرہ بیگم نماز پڑھ رہی تھی منت بھی برابر میں جائے نماز
بچھا کر کھڑی ہوئی۔۔۔

نماز سے فارغ ہو کر منت سائرہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔

نہیں امی میں اب ٹھیک ہوں۔۔۔ منت نے ان کے دونوں ہاتھ چوم لیے۔۔۔

سائرہ بیگم مسکرا دی۔۔۔

منت آج کافی دن بعد سکون کی نیند سوئی تھی ورنہ اکثر ہی ڈر کر چونک کر اٹھ جائے کرتی تھی بے شک اللہ کے ذکر میں سکون ہے۔۔۔۔

سائرہ بیگم فجر کے بعد سوتی نہیں تھی کچھ نہ کچھ پڑھتی رہتی تھی اس وجہ سے وہ جن بھی منت کے پاس نہیں آ پارہا تھا۔۔۔۔

منت تم آگئی ہو امی نے ابھی مجھے بتایا۔۔۔ اور تم ماہین اور ردا کو بنا بتائے آگئی یہاں اور اپنا سیل فون بھی وہی بھول گئی وہ پریشان ہو رہی ہے بات کرلو ان سے۔۔۔ حمزہ نے فون اسے دیتے ہوئے کہا۔۔۔

سوری بھائی۔۔۔ منت نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا لو بات کرلو اور آئندہ خیال رکھنا۔۔۔ حمزہ کہتا ہوا چلا گیا۔۔۔

السلام و علیکم "منت نے ڈرتے ڈرتے سلام کیا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی ردا نے بہت سناپی ہے اسے۔۔۔۔

منت تم کب گئی تھی بتا تو دیتی یار ہم سب اتنا پریشان ہو گئے تھے پتہ بھی ہے تمہیں اور تو اور فون بھی یہی بھول گئی۔۔۔ ردا غصے میں بولتی چلی گئی۔۔۔

سوری سوری سوری یار میری طبعیت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ تو بس بھائی کو کہا لینے آجائے
اور تم سوری تھی میں نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا جلدی جلدی میں فون بھی وہی رہ
گیا۔۔۔ منت نے جھوٹ کہا کیونکہ وہ کسی کو بھی اصل بات نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔

یار تو ہم سوری تھے مر نہیں گئے تھے مجھے بتا دیتی آپی کو بتا دیتی طبعیت خراب تھی
تو۔۔۔۔۔ ردا خفگی سے بولی۔۔۔۔۔

پلیز سوری نہ معاف کر دے بہن اب نہیں ہوگا ایسا پکا۔۔۔ منت اس کی ناراضگی بھی
برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ردا خاموش رہی۔۔۔

اُوئے سوری یار۔۔۔ منت بولی۔۔۔

جا کیا یاد کرے گی معاف کیا لیکن اب فون شادی میں واپس لینا۔۔۔ ردا نے شرارت سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔۔

اففف۔۔۔ منت منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔

امی میں بس آدھے گھنٹے میں آجاؤ گی پلیز جانے دیں۔۔۔ منت بیٹھی سائرہ بیگم کو منا رہی تھی۔۔۔

لڑکی تم پاگل ہو گئی ہو بھائی کی شادی میں ایک دن رہ گیا ہے اور تمہیں کالج جانا ہے۔۔۔ سائرہ بیگم سخت ہوئی۔۔۔

امی بس آدھا گھنٹہ۔۔۔ منت نے معصوم سی شکل بنائی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں طلحہ سے کہہ دیتی ہوں لے جائے وہ تمہیں حمزہ مصروف ہے۔۔۔ سائرہ بیگم نمبر ملائی ہوئی بولی۔۔۔

نہیں نہیں میں مرنے ساتھ چلی جاؤ گی انکل چھوڑ دے گے ہمیں واپس ہم خود آجائے گے۔۔۔ منت فوراً بولی۔۔۔

اللہ کے امان میں جاؤ۔۔۔ سائرہ بیگم بولی۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔ کہتی ہوئی منت گھر سے نکل گئی۔۔۔

منت تو یہ پکڑ اور یہی رک جو بکس چاہیے ہو وہ لے لیں میں ذرا سارہ سے نوٹس لے کر
آتی ہوں اپنے۔۔۔ مہر منت کو ایک چھوٹا سا بکس تھما کر چلی گئی۔۔۔

منت لائبریری کے اندر آگئی۔۔۔

منت بکس لے کر مڑی تو سامنے اسے دیکھ کر لرز گئی۔۔۔

وہ کالے لباس میں آنکھوں میں غصہ لیے اسے گھور رہا تھا۔۔۔
آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں مانو ابھی خون نکل آئے گا۔۔۔

شاید وہ کسی وجہ سے اس کے قریب نہیں آ رہا تھا۔۔۔

خود دیکھ لو۔۔۔ مہر مسکرائی۔۔۔

منت نے بوکس کھولا تو اس میں ایک خوبصورت سا لاکٹ تھا جس پر اللہ لکھا ہوا تھا۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ منت کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

اچھا ہے نہ۔۔۔ مہر بولی۔۔۔

بہت خوبصورت ہے کس کے لیے لیا؟ منت نے پوچھا۔۔۔

ماہی بھابی کے لیے۔۔۔ مہر نے مسکرا کر بتایا۔۔۔

بہت خوبصورت ہے۔۔۔ منت نے پھر سے تعریف کی۔۔۔

اچھا چلو اب اور یہ تو مجھے دے دو۔۔۔ مہر نے اس کے ہاتھ سے لاکٹ لیا۔۔۔

منت نے جاتے جاتے پھر ایک بار پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی کھڑا مسکرا رہا تھا اس کی مسکراہٹ اتنی خوفناک تھی کہ منت نے چہرہ آگے کر لیا۔۔۔

شاید وہ اس لاکٹ کی وجہ سے منت کے قریب نہیں آ پارہا تھا لیکن منت اس بات کو سمجھ ہی نہ سکی۔۔۔

رات کے قریب دو بجے منت کی آنکھ کھلی اس نے اپنے برابر میں نظر دوڑائی تو سمرا اور حریم سو رہی تھیں۔۔۔ (منت کی خالا کی بیٹیاں جو آج ہی پہنچی تھی شادی میں شرکت کرنے کے لیے۔۔۔)

منت کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا کیونکہ سائرہ بیگم نے کبھی اس سے اس طرح بات نہیں کی تھی۔۔۔

ان کا برتاؤ اسے بہت عجیب لگا خیر وہ اٹھی اور چارجر لائٹ لے کر کمرے سے باہر جانے لگی۔۔۔

منت۔۔۔ سمرا نے پیچھے سے آواز دی۔۔۔

جی۔۔۔ منت پہلے تو اچانک آواز سے ڈر گئی لیکن پھر پیچھے مڑ کا جواب دیا۔۔۔

کہاں جارہی ہو اس وقت؟ سمرا نے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ امی کے۔۔۔ منت نے بولتے بولتے ایک دم رک گئی۔۔۔

ارے نہیں خالا تو نیند کی گولی کھا کر سوئی تھی اور دوسری بات تو خالا کے ساتھ ان کے کمرے میں امی سو رہی ہیں۔۔۔ وہ کیوں تمہیں بلائے گی؟ وہ بھی رات کے دو ڈھائی بجے۔۔۔ سمرا نے کہا۔۔۔

کیا واقعہ؟ منت حیران تھی کہ اگر امی سو رہی ہیں تو پھر وہ کون تھی؟

منت کو اپنا شک یقین میں بدلتا محسوس ہوا۔۔۔

کہاں کھو گئی؟ سمرا بولی۔۔۔

کہیں نہیں۔۔۔ منت نے چونک کر کہا۔۔۔

سوجاؤ کوئی خواب دیکھا ہوگا۔۔۔ سمرا نے لیٹتے ہوئے کہا۔۔۔

آپی واقع میں وہ امی ہی تھی میں نے دیکھا انہیں۔۔۔ منت کے دل کو تسلی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا چلو ادھر آؤ۔۔۔ سمرا نے کھڑے ہو کر منت کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔

وہ دیکھو۔۔۔ سمرا نے سائرہ بیگم کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ سو رہی تھی۔۔۔

لگے دن بارات تھی سب ہی بہت خوش نظر آرہے تھے۔۔ لیکن منت کل رات کے واقع کے بعد سے کچھ ڈسٹرب ہوگئی تھی اس نے سائرہ بیگم سے بھی پوچھا لیکن جب انہوں نے بھی یہی کہا کہ وہ نہیں آئی کل رات اس کے کمرے میں تو منت خوفزدہ ہوگئی تھی۔۔۔۔

لیکن اسے ایک بات کا سکون تھا کہ مہمانوں کی موجودگی کی وجہ سے گھر بھرا ہوا تھا تو اس سے اس کا سامنا کم سے کم ہو رہا تھا لیکن جب وہ اکیلی ہوتی وہ اس پر حاوی ہونے کی کوشش کرتا۔۔۔

منت ان دونوں میں ذہنی طور پر خود کو تیار کر رہی تھی کہ وہ شادی میں خوب اہنجوئے
 کرے گی آخر اس کے بھائی کی شادی ہے وہ کیوں کسی وجہ سے خود کو پریشان رکھے۔۔۔

اور دوسری طرف طلحہ تھا جیسے کل کا بے صبری سے انتظار تھا۔۔ اس نے سوچا تھا کہ کل وہ منت کو اپنے دل کی بات بتائے گا۔۔۔

* * * *

بارات ہال میں پہنچ چکی تھی۔۔
 دہن والوں نے ان کا بہت اچھے سے استقبال کیا۔۔۔
 نکاح کا وقت قریب آیا تو طلحہ اور باقی سب نکاح خواں کو لے کر ماہین کے پاس
 آگئے۔۔۔۔

نکاح کے وقت منت ماہین کے برابر میں کھڑی تھی۔۔ طلحہ بھی وہی آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

کیا ارادہ ہے؟ کہو تو اپنا بھی نکاح پڑھوا لے۔۔۔ طلحہ شوخ ہو رہا تھا۔۔۔

تمہاری ان فضول باتوں کا میرے پاس تو کوئی جواب نہیں --- منت کہتی ہوئی اسٹیج کی طرف چلی گئی ---

طلحہ بھی اس کے پیچھے پیچھے اسٹیج پر آگیا۔۔۔۔

اسٹیج پر آکر منت نے سب سے پہلے وہاں کھڑی ردا سے اپنا موبائل لیا اس کے بعد آکر حمزہ اور ماہین کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد فوٹو سیشن شروع ہو گیا۔۔۔۔۔
فوٹو سیشن کے بعد رسمیں شروع کی گئی۔۔۔۔۔

رخصتی کا وقت قریب آیا تو ماہین سب سے لیٹ کر خوب روئی۔۔۔

منت نے نوٹ کیا طلحہ کی آنکھیں بھی نم تھیں۔۔ اس نے پہلی بار اسے روتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔

بھائی بہن کا رشتہ بھی کتنا خوبصورت ہوتا ہے نہ بھائی جتنا بھی تنگ کر لے بہنوں کو
لیکن بہنوں کی رخصتی پر رو ہی جاتے ہیں۔۔۔

ماہین قرآن کے سائے تلے رخصت ہو کر اپنے نئے گھر آگئی جہاں اسے اب ہمیشہ رہنا
 تھا۔۔۔

منت اور سمرا نے ماہین کو اس کے کمرے میں بیٹھا دیا اور سب نے حمزہ کو باہر ہی روک کر دروازہ روکائی کی اچھی قیمت وصول کر کے سب اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔

منت رات کو اپنے کمرے میں آکر لیٹی تو لیٹتے ہی اسے طلحہ کا خیال آیا۔۔

کیا وہ واقع سچ کہہ رہا تھا؟

ہاں شاید۔۔

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

کیوں نہیں ہو سکتا ہو سکتا ہے۔۔

منت خود سے باتیں کرنے لگی۔۔۔

کل مہر کو بتاؤ گی اس بارے میں۔۔ منت نے ارادہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اور طلحہ کی باتوں کو سوچتے سوچتے سو گئی۔۔۔

منت سو کر اٹھی تو اسے خود پر کسی کی نظروں کی تپیش محسوس ہوئی۔۔

منت نے کروٹ لی تو وہی لیٹا تھا۔۔

کالے لباس میں، چہرے پر خوفناک مسکراہٹ سجائے، نجانے کب سے وہ یہاں لیٹا
اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

منت کا تو سانس ہی اٹک گیا۔۔

منت نے ایک زور دار چیخ ماری۔۔
اور اس کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

شکر ہے خواب تھا منت نے آس پاس دیکھ
کر گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

گھڑی پر نظر دوڑائی تو دس بج چکے تھے۔۔
منت جلدی سے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔
جب کہ وہ بیڈ کے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔

منت فریش ہو کر آئی اور آکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

ایک بات بتاؤ تم نے اپنے گھر کو دوڑ کا میدان سمجھا ہے کیا؟ جب دیکھو بھاگتی رہتی ہو۔۔۔ طلحہ نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

کہا نہ۔۔۔۔۔ منت کی نظر بولتے بولتے اس کے چہرے پر گئی۔۔۔
یہ کیا ہوا ہے؟ منت نے سوال کیا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔ طلحہ نے چہرے پر لگی چوٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

شکر ہے تم آگئی میں تمہیں ہی بلانے آرہی تھی۔۔۔ردا نے آتے ہوئے کہا۔۔

تم دونوں کو یہ چوٹ کیسے لگی؟

کل تک تو ٹھیک تھے۔۔۔ منت نے ردا کے بھی چوٹ لگی دیکھ کر پوچھا۔۔۔

وہ کل ہمارا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔ ردا نے بتایا۔۔۔

لیکن کیسے؟ منت نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

یار وہ رات بھائی اور میں گھر جا رہے تھے ہال سے واپس میں اچانک گاڑی کے سامنے کوئی آگیا بھائی نے گاڑی دوسری طرف موڑی تو ٹھوک گئی۔۔۔ وہ اللہ کا شکر ہے زیادہ چوٹ نہیں آئی۔۔۔

ردا نے کل رات والا واقعہ بتایا۔۔۔

اچھا۔۔ منت بولی۔۔

کیا؟ منت نے پوچھا۔۔

بس بکواس ختم ہوگئی تو میں بھی کچھ کہوں۔۔۔

عجیب بھوت جن کی کہانیاں بتا رہی ہے تمہیں کوئی نہیں تھا وہاں۔۔ رات کو اتنا تھک گئے تمھے شاید وہم ہو کہ کوئی وہاں تھا۔۔ طلحہ نے کہا۔۔۔

بھائی آپ مانے یا نا مانے کل ہم نے جیسے دیکھا وہ انسان نہیں تھا۔۔ ردا اپنی بات پر آڑی رہی۔۔۔

اچھا چلو مان لیا اور وہاں بھوت نہیں بھوتنی تھی وہ بھی گاڑی میں میرے ساتھ
خوش۔۔۔ طلحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

آپ ہو گے بھوت۔۔۔ ردا اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

اللہ لڑکی تم کن سوچوں میں گھم ہو گئی؟ طلحہ نے منت کو سوچوں میں گھم دیکھ کر

کہا۔۔۔

نہیں کہیں نہیں۔۔ منت کہتی ہوئی لاؤنج میں چلی گئی۔۔۔

یہ لڑکی واقع پاگل ہے۔۔ طلحہ نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

منت سنو۔۔۔ سمرا نے منت کو آواز دی۔۔۔

جی۔۔۔ منت بولی۔۔۔

یار خالا کہہ رہی ہے حمزہ اور مابین کو تو اٹھا کر آؤ سب انتظار کر رہے ہیں ناشتے پر ان

کا۔۔۔ سمرا نے کہا۔۔۔

جی جاتی ہوں میں۔۔۔ منت کہتی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلی گئی۔۔۔

حمزہ اٹھ بھی جائے کتنا سوئے گے۔۔۔ ماہین کب سے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

ارے یار سونے دو اتنا ٹائم تھوڑی ہوا ہے تم بھی سو جاؤ۔۔۔ حمزہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔۔۔

افف اللہ حمزہ سب ہمارا انتظار کر رہے ہو گے خالا کیا سوچے گی کہ پہلے ہی دن میں اتنی دیر تک سو رہی ہوں۔۔۔ ماہین نے اس کی گرفت سے خود کو آزاد کیا۔۔۔

بابا ہا۔۔ چلے آپ انہیں اٹھائے جلدی سب آپ دونوں کا ہی انتظار کر رہے ہیں اور ہاں
طلحہ اور ردا آئے ہیں ناشتہ لے کر جلدی سے آجائیں۔۔ منت ہنستی ہوئی وہاں سے چلی
گئی۔۔۔

اور مابین پھر سے حمزہ کو اٹھانے لگی جس کا اٹھنے کا بلکل بھی موڈ نہیں تھا۔۔۔

ناشتہ کرنے کے کچھ دیر بعد منت اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔
اور طلحہ کے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔

کیا واقع یہ سب اس نے کیا ہے؟

میں اپنا جواب لے کر جاؤں گا۔۔۔ طلحہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

پلیز تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔ منت طلحہ کے پیچھے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ وہ بالکل طلحہ کے پیچھے کھڑا تھا وہ اس کی آنکھوں میں نفرت اور غصہ دیکھ سکتی تھی اسے ڈر تھا کہ وہ طلحہ کو کچھ کر نہ دے۔۔۔

منت۔۔۔ کیا ہوا ہے یار ایسا عجیب سا برتاؤ کیوں کر رہی کو؟ طلحہ نے منت کو دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے کے مقابلے میں بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

کچھ نہیں بس خدا کے واسطے ابھی یہاں سے جاؤ پلیز۔۔۔ طلحہ پلیز جاؤ۔۔۔ منت بس رو دینے کو تھی۔۔۔

طلحہ حیران و پریشان کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

منت نے اسے کمرے سے نکالا اور کمرہ بند کر لیا۔۔۔

منت نے نوٹ کیا کہ وہ باہر کی طرف جا رہا ہے۔۔۔

کہیں یہ طلحہ کے پیچھے تو نہیں جا رہا؟ منت کو خیال آیا۔۔۔

یہ خیال آتے ہی منت چیخی۔۔

پلیز اسے چھوڑ دو تمہیں مجھ سے مطلب ہے نہ تو مجھے نقصان پہنچا لو لیکن اسے چھوڑ دو
خدا کے واسطے۔۔ منت روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔

طلحہ اور ردا کے علاوہ سب گھر والے اس کے آس پاس کھڑے تھے۔۔۔
منت ان سب کو خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

بیٹا کیا ہوا تھا تمہیں؟ ساڑھ بیگم نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

منت کو کچھ دیر پہلے والا واقع یاد آیا۔۔۔ اس کے چہرے پر خوف نے جگہ لے لی۔۔۔

منت بیٹا طبعیت ٹھیک ہے نہ تمہاری۔۔۔ ساڑھ بیگم پریشان ہو گئی۔۔۔

ہا۔۔۔ ہاں۔۔۔ می۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ منت اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

بے ہوش کیسے ہو گئی پھر؟ حمزہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ تھکان کی وجہ سے چکر آگئے تھے۔۔۔ منت نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

اچھا چلو تم یہاں آرام کرو ہم سب جاتے ہیں۔۔ اور اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے چلے؟ حمزہ فکر مند ہوا۔۔۔

نہیں بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ منت نے پھسکی مسکراہٹ مسکرائی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ آرام کرو۔۔۔ حمزہ اور سب کمرے سے چلے گئے۔۔۔ سوائے سائرہ بیگم کے۔۔۔ وہ وہی منت کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

*** * ***

شام کو ولیمے کا فنکشن رکھا گیا تھا۔۔۔

وہ آواز وہ کیسے بھول سکتی تھی اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔۔۔

منت نے دوسری طرف دیکھا تو وہ سائرہ بیگم کے سرہانے کھڑا تھا۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح کالے لباس میں، لہو ٹپکاتی آنکھیں اس کی وہ ہلکی روشنی میں بھی صاف دیکھ سکتی تھی۔۔۔

چہرے پر وہی خوفناک مسکراہٹ سجائے۔۔۔ وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اس کے ہاتھ میں ایک چاقو تھا اور وہ چاقو کی نوک پر اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے سائرہ بیگم کی پیٹ میں چاقو گھونپ دیا۔۔۔

امی۔۔۔۔۔ منت دور سے چیخ مار کر اٹھ گئی۔۔۔

کیا ہوا منت؟ سائرہ بیگم اس کی چیخ کی آواز سے جاگ گئی۔۔۔

منت نے ان سے لیٹ کر رونا شروع کر دیا۔۔۔

کیا ہوا منت کوئی برا خواب دیکھا ہے کیا بتاؤ تو سہی۔۔۔ سائرہ بیگم پریشان ہو گئی۔۔۔

منت بس روئے جا رہی تھی۔۔۔

منت کچھ تو بتاؤ بیٹا۔۔۔ سائرہ بیگم کا دل کٹ رہا تھا اسے اس طرح روتا دیکھ کر۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ان سے الگ ہوئی سائہ بیگم نے اسے پانی پلایا۔۔۔

ہمم۔۔۔ منت نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔

منت لیٹ گئی اور آنکھیں موند لی۔۔۔

یا اللہ میری بچی کو ناجانے کس کی نظر لگ گئی تو اس کی حفاظت فرما۔۔۔ سائرہ بیگم نے اپنے رب کی بارگاہ میں دعا کی۔۔۔۔

اور وہ رب بے شک دعا کو قبول کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔۔

یہاں کیا کام ہے تمہیں؟ منت نے سامنے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہے بس کچھ کام چلو تم۔۔۔ مہر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔
اور اسے لے کر مزار کے اندر آگئی۔۔۔

منت اور مہر دونوں اندر چلی گئی اور وہ وہی مزار کے باہر کھڑا رہ گیا۔۔۔

مہر اور منت نے مزار پر دعا مانگی پھر مہر منت کو لے کر مزار کے ایک کونے میں آکر
بیٹھ گئی۔۔۔

اب بتاؤ مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟ مہر منت سے سختی سے پیش آرہی تھی۔۔۔ اور
اس میں منت کی ہی بہتری تھی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ منت سر جھکا گئی۔۔۔

تم سب کو پاگل بنا سکتی ہو مجھے نہیں۔۔۔
بتاؤ اب ہوا کیا ہے؟ بھروسہ نہیں ہے مجھ پر؟ مہر جذباتی ہو گئی۔۔۔

ہے۔۔۔ منت آہستہ سے بولی۔۔۔

پھر؟ مہر نے اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

دیکھو منت میں جانتی ہوں کوئی تو بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے، کچھ تو ہے ایسا تم
ایسی نہیں تھی، جیسی اب ہو۔۔۔

تم کافی کافی دیر خاموش بیٹھی رہتی ہو۔۔۔ چونک جاتی ہو۔۔۔ ہر وقت کہیں گھم رہتی ہو۔۔۔

میں نے اکثر تمہارے چہرے پر خوف کی لکیریں دیکھی ہے۔۔۔ تم کسی سے ڈرتی ہو؟ کوئی پریشان کر رہا ہے بتاؤ؟

کچھ تو پلیز میری جان ایسے سب اکیلے مت برداشت کرو شیئر کرو مجھ سے اگر تمہیں کسی سے ڈر لگتا ہے بتاؤ مجھے؟۔۔۔ وہ جو بھی ہے یہاں نہیں آسکتا ہے۔۔۔ مہر نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ کافی مہینوں سے میرا پیچھا پڑا ہے۔۔۔۔۔ منت نے چہرہ اٹھاتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

کون؟ کون پیچھے پڑا ہے؟ مہر نے پوچھا۔۔۔

معلوم نہیں وہ کون ہے؟ کیا چاہتا ہے؟ میں نہیں جانتی۔۔۔ بس وہ ہر وقت میرے
آس پاس رہتا ہے۔۔۔ منت رونے لگی۔۔۔

پھر بھی کچھ تو معلوم ہوگا اس کے بارے میں۔۔۔ کوئی پتہ اس کا؟؟ مہر نے پوچھا۔۔۔

میں بس یہ جانتی ہوں کہ وہ کوئی انسان نہیں ہے۔۔۔ منت روتے ہوئے بولی۔۔۔

مہر کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔۔

مجھے سب بتاؤ شروع سے۔۔۔ کب سے ایسا ہو رہا ہے؟ مہر نے پوچھا۔۔۔

پاس آتا ہے مجھے ایسے لگتا ہے میں جم گئی ہوں اس جگہ میں ہل نہیں پاتی پڑھنا چاہو
پڑھ نہیں پاتی ایسے لگتا ہے زبان پر تالا لگ گیا ہو۔۔۔۔۔ منت بتاتے خوفزدہ ہو رہی
تھی۔۔۔

منت نے شروع سے لے کر طلحہ کے ساتھ ہوئے حادثے اور کل رات والے خواب
تک کی سب باتیں مہر کو بتا دی تھی۔۔۔

منت تم نے پہلے مجھے یہ سب کیوں نہیں بتایا تم اتنے مہینوں سے اتنی بڑی مشکل
میں تھی اور میں اس سب سے بے خبر تھی۔۔۔

منت دو تین مہینے اہمیت رکھتے ہیں۔۔۔ شروع میں بتایا ہوتا تو مسئلہ آسانی سے حل
ہو جاتا۔۔۔۔۔ مہر پریشانی سے بولی۔۔

میں ڈر گئی تھی میں نے کئی بار کوشش کی لیکن وہ مجھے بتانے نہیں دیتا وہ مجھے تکلیف پہنچاتا ہے جب میں کسی کو بتانے کی کوشش کرتی ہوں۔۔

مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے تمہیں یا کسی کو بھی بتایا تو وہ آسے نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔ منت نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

منت تم جانتی بھی ہو تم کس مصیبت کو اپنے گلے لگا بیٹھی ہو وہ۔۔۔۔

وہ تم تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ایک غلیظ قسم کا جن ہے۔۔

اس کا مقصد تمہارے قریب آنا ہے اور تم اس سے ڈرتی آئی ہو اس وجہ سے وہ تمہیں ڈراتا ہے۔۔۔ ایک بوڑھی خاتون نے آکر مہر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

منت اور مہر نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔۔

ایسے جن جوان اور خوبصورت لڑکیوں کو تنہا دیکھ کر ان کے پاس آتے ہیں اور تم جوان بھی ہو اور خوبصورت بھی۔۔۔

اپنے بالوں کو باندھ کر رکھا کرو۔۔۔

اس سے ڈرامت کرو کیونکہ اس کا سامنہ تم کر سکتی ہو جب تک خود اپنی مدد نہیں کروگی کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔

غلطی سے بھی غلطی مت کرنا اس دھاگے کو کھولنے کی اگر کھول دیا ہو سکتا ہے وہ تم پر قبضہ کر لے کیونکہ تم اسے اپنے پاس آنے کی دعوت دے چکی ہو۔۔ اگر یہ دھاگہ کھول دیا تو اس کی ذمہ دار تم خود ہوگی۔۔۔۔ خاتون نے دھاگہ منت کی طرف بڑھایا اور تھوڑی سختی سے کہا۔۔۔

یہ لو تم بھی اسے اپنی کلائی میں باندھ لو تم اس کے بارے میں جان چکی ہو ہو سکتا ہے وہ تمہیں نقصان پہنچائے۔۔۔ خاتون نے ایک دھاگہ مہر کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔

اللہ بہت بڑا ہے اللہ تم لوگوں کی حفاظت کرے گا۔۔۔ خاتون نے دعا دی۔۔۔۔

منت اور مہر دھاگے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

لیکن آپ کون --- منت کے الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے ---

یہ کہاں چلی گئی؟ منت نے سامنے دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا ---

پتہ نہیں --- مہر بھی حیران ہو گئی ---

مہر یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ --- منت رو دینے کو تھی ---

میری جان پریشان مت ہو اسے باندھ لو ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا --- مہر نے پیار سے کہا ---

کیا اسے باندھنا ٹھیک رہے گا؟ تو نے دیکھا نہ وہ ابھی یہی تھی اور اچانک کہیں غائب ہو گئی --- مجھے سمجھ نہیں آ رہا --- منت الجھی ---

منت دنیا میں برائی ہے تو اچھائی بھی ہے اللہ نے ہماری مدد کی ہے اپنے اچھے بندوں کے ذریعے۔۔۔ تم اسے باندھ لو۔۔۔ مہر نے اسے سمجھایا۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کی کلائی میں دھاگے باندھے اور گھر کے لیے نکل گئی۔۔۔

کچھ دن بعد۔۔۔

سب ٹھیک چل رہا تھا منت کا خوف پہلے سے بہت کم ہو چکا تھا۔۔۔

وہ اسے نظر آتا تھا لیکن اسے سکون تھا کہ وہ اس کے پاس نہیں آئے گا اب۔۔۔

کون سی بات کا؟ منت نے انجان بنتے ہوئے کہا۔۔۔

منت۔۔۔ طلحہ نے اسے گھورا۔۔۔

میں سوچ کر بتاؤ گی۔۔۔ منت نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کل رات تک کا وقت ہے جتنا سوچنا ہے سوچ لو۔۔۔۔۔ طلحہ نے کہا۔۔۔۔۔

منت وہاں سے چلی گئی اور طلحہ خوش ہو گیا کہ اس نے کچھ تو کہا ورنہ تو وہ بنا کچھ کہے ہی چلی جاتی تھی۔۔۔۔

منت نے طلحہ کو ہاں کر دی تھی۔۔۔

طلحہ تو مانو جھوم اٹھا تھا۔۔۔

اس نے منت کے بہت روکنے اور منع کرنے کے باوجود اپنے گھر پر بات کر لی تھی۔۔

سیمہ بیگم اور احمد صاحب کو تو کوئی اعتراض ہی نہیں تھا۔۔۔

سیمیہ بیگم کی تو مانو دل کی خواہش پوری ہو گئی تھی۔۔۔

وہ سب کچھ بہت جلدی چاہتا تھا۔۔۔

اس لیے سیمہ بیگم نے سائرہ بیگم سے بات کر لی تھی۔۔۔

ان کو بھی بھلا کیا اعتراض ہونا تھا۔۔۔

اچھا لگے گا تم اور میں ساتھ میں جایا کرے گے نہ۔۔۔ تم پہلی بیوی ہوگی جو اپنے شوہر کو
آفس کے لیے نہیں کالج کے لیے تیار کروگی۔۔۔ طلحہ شوخ ہوا۔۔۔

تم پاگل ہو۔۔۔ منت بولی۔۔۔

ہاں تمہارے لیے۔۔۔ طلحہ کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔۔

کتنی بکواس کرتے ہو تم۔۔۔ منت ہنسنے لگی۔۔۔

یار تھوڑی تو عزت کرلو ہونے والا شوہر ہوں تمہارا۔۔۔ طلحہ نے معصوم شکل بنائی۔۔۔

ہا ہا ہا سوچ لو میں بدلنے والی نہیں ہوں۔۔۔ منت نے اسے ڈرانے والے انداز میں
کہا۔۔۔

طلحہ اور منت کے امتحانات شروع ہو چکے تھے۔۔۔
اس کے بعد شادی کے فنکشن شروع ہو جانے تھے۔۔۔

طلحہ بہت ایکسائڈڈ تھا۔۔۔

اس دوران اس کے ساتھ کئی واقعات پیش آئے کیونکہ وہ اس سب پر یقین نہیں رکھتا
تھا تو اس نے کسی کو نہ تو بتایا اس بارے میں کچھ اور نہ ہی کچھ خاص دھیان دیا۔۔۔۔

آج منت کا مایوں تھا۔۔

منت نے پیلے کلر کا نیٹ کا لہنگا پہنا تھا جس کی چولی گرین کلر کی تھی۔۔۔چہرے پر
لائٹ سا میک اپ کیا تھا۔۔ بالوں کو رول کر کے آگے کی طرف کیے۔۔۔پھولوں سے بنی
جیولری میں وہ نظر لگ جانے والی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ مہر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ منت مسکرا دی۔۔۔

بڑی خوش نظر آرہی ہو محبت کے مل جانے سے -- مان بھی لو اب --- مہر نے اسے
چھیرا ---

منت جوابا مسکرا دی۔۔

خوشی اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔

فنکشن سائرہ بیگم کے گھر میں ہی رکھا گیا تھا۔۔
مہر منت کو باہر لے گئی۔۔ اور لان میں بنے اسٹیج پر بیٹھا دیا۔۔۔

سائرہ بیگم نے منت کی نظر اتاری۔۔۔
سب نے منت کی خوب تعریف کی اور دعائیں دی۔۔

کچھ بعد رسمیں شروع ہو گئیں۔۔۔

منت پورے فنکشن میں کسی کی نظروں کے حصار میں تھی اور یہ بات وہ محسوس کر سکتی
تھی۔۔۔

رسمیں ختم ہونے کے بعد منت بیٹھے بیٹھے تھک گئی تھی تو مہر اسے اس کے روم میں چھوڑ آئی۔۔

منت ڈریسنگ کے سامنے کھڑی جیولری اتار رہی تھی جب اسے خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئی۔۔۔

منت نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔۔
تو وہ کمرے کے دروازے پر کھڑا اسے گھور رہا تھا۔۔۔

اسے یوں اچانک دیکھ کر منت ڈر گئی۔۔۔

جب وہ سامنے آئے تو اس سے ڈرنا مت ایسے وہ تم پر حاوی ہو جائے گا اس کا سامنا کرنا وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔ خاتون کے الفاظ منت کے کان میں گونجے۔۔۔

منت خود کو نارمل کرنے لگی۔۔۔

آیت الکرسی پڑھتے ہوئے منت دروازے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

منت اور اس میں کچھ ہی فاصلہ رہ گیا تھا۔۔۔ کہ اچانک وہ غائب ہو گیا۔۔۔ منت نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

اور آکر پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔

طلحہ رات اپنے کمرے میں سو رہا تھا جب کسی نے اس کی چادر کھینچی۔۔۔۔

طلحہ نے چادر واپس کھینچ کر اوڑھ لی۔۔۔

پھر سے وہی ہوا۔۔۔

طلحہ نے پھر چادر کھینچ کر اوڑھ لی۔۔۔

لگے بار پھر وہی ہوا۔۔۔ تو طلحہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

ردا کیا مسئلہ ہے۔۔۔ طلحہ سمجھا ردا اسے تنگ کر رہی ہے۔۔۔

آس پاس نظریں گھمائی تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ کیا تھا؟ طلحہ نے اپنے دائیں طرف رکھی ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کو چونک کر دیکھا۔۔۔

وہ صرف میری ہے۔۔۔ اس سے دور رہو۔۔۔ سامنے خون سے شیشے پر لکھا ہوا تھا۔۔۔

یہ کیا مزاق ہے دلے کے ساتھ بھی کوئی ایسا مزاق کرتا ہے۔۔۔ طلحہ منہ بناتا ہوا اٹھا اور جاکر شیشے صاف کر دیا۔۔۔

صبح پوچھو گا ان لوگوں سے تو۔۔۔ طلحہ سوچتا ہوا آکر لیٹ گیا۔۔۔

وہ اسے غصے سے دیکھتا ہوا غائب ہو گیا۔۔۔

طلحہ اس سب کو ایک مزاق سمجھ رہا تھا۔۔۔

* * * *

طلحہ ڈرائیو کر رہا تھا جب اسے لگا کار میں کوئی اور بھی ہے۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

ہارن کی آواز پر طلحہ نے چونک کر آگے دیکھا تو سامنے سے ٹرک آ رہا تھا طلحہ نے فوراً سے گاڑی دوسری جانب موڑی۔۔۔

بال بال بچے۔۔۔ طلحہ نے لمبی سانس لی۔۔۔

طلحہ نے گاڑی پھر سے اسٹارٹ کی اور ایک شاپ پر جا کر روک دی۔۔۔

طلحہ نے اندر جا کر منت کے لیے خوبصورت سا تحفہ پسند کرنے لگا۔۔۔

وہ باہر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ ہر بار ناکامیاب ہو رہا تھا اور یہ بات اسے طیش دلا رہی تھی۔۔۔

طلحہ تحفہ لے کر واپس گاڑی میں آگیا اور اللہ کا نام لیتے ہوئے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔

وہ دن آہی گیا تھا جس کا طلحہ کو شدت سے انتظار تھا۔۔۔

دونوں نے نکاح کے خوبصورت بندھن میں ایک دوسرے کو قبول لیا تھا۔۔۔

نکاح کے بعد دونوں کو ساتھ لاکر بیٹھا دیا گیا۔۔۔

سب نے ہی بہت تعریف کی۔۔۔۔

طلحہ بھائی ادھر دیکھیں۔۔۔ ردا نے طلحہ کو کہا جو منت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا؟ طلحہ چونکا۔۔۔

منت نے آپ کے ساتھ ہی رہنا ہے بھاگ نہیں جانا۔۔۔ سمرانے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

منت مسکرا نے لگی۔۔۔

طلحہ نے ہنستے ہوئے نظریں گھما لیں۔۔

سب طلبہ کی کلاس لے رہے تھے۔۔۔

تم رو کر بھوتنی تو نہیں بن گئی نادیکھو ایسا ہے تو بتا دو میں گھونگھٹ نہیں اٹھا رہا
ایسے ہی ڈر گیا تو۔۔۔۔۔ طلحہ نے اسے ہنسانے کے لیے کہا کیونکہ پورے رستے وہ روتی
ہوئی آئی تھی۔۔۔

طلحہ۔۔۔ منت نے خود ہی اپنا گھونکھٹ اٹھا لیا۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔۔ طلحہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

منت کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔۔۔

منت سر جھکا گئی۔۔۔۔

میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں اس نے مجھے تم سے نوازا۔۔۔ طلحہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ طلحہ نے دل سے اس کی تعریف کی۔۔۔

منت بس جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

روکو۔۔۔ طلحہ اٹھ کر الماری کی جانب بڑھا۔۔۔

الماری سے ایک لال کلر کا کیس نکال کر وہ واپس آیا۔۔۔

یہ لو تمہاری منہ دیکھائی۔۔۔ طلحہ نے کیس اس کی جانب بڑھایا۔۔۔

بس ویسے ہی میں نے سوچا شادی تو کرنی ہے تم سے ہی کرلوں۔۔۔ منت اب کافی حد تک بہتر فیل کر رہی تھی۔۔۔

میں نہیں مانتا۔۔۔ طلحہ نے آنکھیں گھما لیں۔۔۔

نا مانو۔۔۔ منت ہنسنے لگی۔۔۔

بہت بدتمیز ہو لگ ہی نہیں رہی تم دلہن ہو اور ابھی ہماری شادی ہوئی ہے۔۔۔ طلحہ نے جل کر کہا۔۔۔

اچھااااا۔۔۔ منت نے اچھا کو لمبا کھینچا۔۔۔

جی۔۔۔ طلحہ نے بھی جی جو لمبا کھینچا۔۔۔

تم واقع بہت عجیب ہو ایک پل میں کچھ دوسرے پل میں کچھ۔۔۔ لیکن جیسی بھی ہو
میری جان ہو۔۔۔۔۔ طلحہ اسے دیکھ کر سوچنے لگا اور مسکرا دیا۔۔۔

طلحہ جلدی کرو دس بج نیچے سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ منت طلحہ کو آواز دی۔۔۔

تو دس تو روز بچتے ہیں کوئی نئی بات ہے۔۔۔۔۔ طلحہ شاور لے کر باہر آیا اور ٹاول سے بال
خشک کرتا اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔

حد ہے۔۔۔۔۔ منت نے اسے گھورا۔۔۔

اب جلدی کرو بھئی۔۔۔۔۔ منت نے زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

توبہ ہے لڑکی ایسے ہی چلا جاؤں کچھ تو ٹائم لگے گا نہ۔۔۔۔۔ طلحہ نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔۔

منت نے اسے دیکھا جو بنا شرٹ کے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔۔ منت ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

رات ولیمے کے فنکشن سے فارغ ہوتے ہوتے کافی دیر ہو گئی تھی منت آتے ہی چیلنج کر کے سو گئی تھی۔۔۔۔۔

منت پر غشی طاری ہونے لگی اور وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔

منت ایک دم سے چونک کر اٹھ گئی۔۔۔

آس پاس دیکھا تو کمرے میں طلحہ اور اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔

کمراتاریکی میں ڈوبا تھا برابر میں طلحہ بے خبر سو رہا تھا۔۔۔

منت لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔

اس نے سوچا طلحہ کو اٹھائے لیکن پھر ارادہ ترک کر کے واپس لیٹ گئی۔۔۔

اور دورد پاک پڑھتے پڑھتے سو گئی۔۔۔

تمہارا بریسلٹ کہاں گیا؟ طلحہ نے اس کے ہاتھ خالی دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

وہ تو میں نے سنبھال کر رکھ دیا۔۔۔ منت نے معصومیت سے کہا۔۔۔

میں نے وہ تمہیں رکھنے کے لیے نہیں دیا تھا کہاں ہے لے کر آؤ۔۔۔ طلحہ نے اسے گھور کر کہا۔۔۔

منت سر ہلاتی ہوئی الماری کی جانب بڑھ گئی۔۔

یہ لڑکی واقع پاگل ہے۔۔۔ طلحہ بڑبڑایا۔۔۔

منت نے بریسلٹ لا کر اسے تھاما دیا۔۔۔

اسے اتار دو اب اس ہاتھ میں تم نے چوڑیاں پہن لی ہے اور اسے بریسلٹیٹ اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ طلحہ نے دھاگے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔ منت نے فوراً کہا۔۔۔

کیوں؟ طلحہ نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

بس میں نے بتایا تو تھا یہ میری حفاظت کے لیے ہے۔۔۔ منت پریشانی سے بولی۔۔۔

اور میں نے بھی کہا تھا اب تمہاری حفاظت کے لیے میں ہوں۔۔۔ طلحہ نے ہاتھ دھاگے کی طرف بڑھایا۔۔۔

طلحہ جانے انجانے میں بہت غلط کرچکا تھا۔۔۔
جس کی اسے خبر تک نہیں تھی کہ اس کی یہ غلطی منت کے لیے کتنی خطرناک ثابت
ہو سکتی تھی۔۔۔۔

شام کو طلحہ اور منت مہر کے گھر پہنچ گئے۔۔۔

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا اس کے بعد چائے کا دور چلا ابھی سب باتیں ہی کر رہے
تھے کہ منت اٹھ کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر کی جانب جانے لگی۔۔۔

منت۔۔۔ طلحہ نے اسے آواز دی۔۔۔

منت نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

روکو میں اسے لے کر آیا۔۔۔ طلحہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو ہم بھی اوپر ہی چلتے ہیں۔۔۔ مہر نے چائے کی ٹرے اٹھائی اور طلحہ کے پیچھے چلی گئی۔۔۔

منت سنو تو یار۔۔۔ طلحہ نے اسے آواز دی جو بس اوپر چڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

منت چھت پر آگئی۔۔ طلحہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چھت پر آگیا۔۔۔

منت یہ کیا کرنے لگی تھی تم؟ مہر نے بھی منت کو دیوار پر کھڑا دیکھ لیا تھا۔۔۔

می۔۔۔ میں۔۔۔ یہ۔۔۔ یہاں۔۔۔ کیسے۔۔۔؟ میں۔۔۔ تو نیچے تھی نہ تم سب کے
ساتھ۔۔۔ منت جیسے ہوش میں آئی ہو۔۔۔

طلحہ نے اسے خود سے الگ کیا۔۔۔

کیا مطلب تمہارا تم یہاں کھڑی تھی دیوار پر اگر میں نہیں آتا تو تم گر جاتی۔۔۔ طلحہ غصے سے بولا۔۔۔

مجھے سچ میں نہیں معلوم میں یہاں کیسے آئی۔۔۔ منت رو دینے کو تھی۔۔۔

طلحہ۔۔ مہر نے طلحہ کو آرام سے بات کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔

منت ابھی تم نیچے چلو نیچے چل کر بات کرتے ہیں طلحہ اسے نیچے لے کر آؤ۔۔۔ مہر نے دھیمے لہجے میں کہا اور نیچے چلی گئی۔۔۔

طلحہ اور منت بھی نیچے آگئے۔۔۔۔

اس بار وہ پھر ناکامیاب ہو گیا تھا اور ہر بار کی ناکامیابی اسے طیش دلا رہی تھی۔۔۔

* * * *

مہر نے منت کو پانی پلایا۔۔۔

اب بتاؤ منت کیا ہوا تھا؟ مہر نے پوچھا۔۔۔

مجھے کچھ نہیں یاد۔۔۔ منت نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔

منت دیکھو ہم سب ساتھ بیٹھے تھے تم اچانک اٹھ کر چھت پر چلی گئی جب ہم چھت پر پہنچے تو تم دیوار پر کھڑی تھی اگر طلحہ تمہیں نہ کھینچتا تو تم کودنے والی تھی۔۔۔۔۔ مہر نے اسے ساری بات بتائی۔۔۔۔۔

مجھے کیوں کچھ نہیں یاد۔۔۔ منت نے روتے ہوئے اپنا سر پکڑ لیا۔۔۔

منت تمہارا دھاگہ کہاں ہے؟ مہر نے اس کا ہاتھ خالی دیکھا تو فوراً سے بولی۔۔۔

وہ طلحہ نے اتار دیا۔۔۔ منت نے بتایا۔۔۔

وہ دھاگہ کہاں ہے؟ مہر نے پوچھا۔۔۔

میرے پاس ہی ہے۔۔۔ طلحہ نے پوکیٹ سے کالا دھاگہ نکالا۔۔۔

ادھر دو اسے --- مہر نے واپس وہ منت کی کلائی میں باندھ دیا۔۔۔

اب اسے مت کھولنا۔۔۔ مہر نے سختی سے دونوں کو سمجھایا۔۔۔

دونوں نے سر اثبات میں ہلادیا۔۔۔

اففف۔۔۔ طلحہ جھنجھلا گیا۔۔۔

طلحہ وہ مجھے کہتا ہے میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔ منت روہانسی ہو گئی۔۔۔

میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔۔ طلحہ نے اس کا ماتھا چوما۔۔۔ اور اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

طلحہ کا اس سب پر یقین کرنا بہت مشکل تھا لیکن بات منت کی تھی وہ اس سب کو مزاق یا پاگل پن کہہ کر نہیں ٹال سکتا تھا کیونکہ اسے بھی کہیں نہ کہیں اس بات پر کچھ کچھ یقین ہو رہا تھا اور وہ منت کو ہرگز کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

* * * *

پتہ نہیں یہ سب کیا ہو رہا ہے کیا واقعہ وہ سب سچ تھا جو منت نے کہا۔۔۔۔

کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

ایک جن ایک انسان کے پیچھے پڑ سکتا ہے؟

وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔۔۔۔ طلحہ کی آنکھوں کے سامنے منت کا رونا ہوا چہرہ آیا۔۔۔۔۔

ہمم طلحہ نے ایک گہری سانس لی۔۔۔۔

مجھے یقین کرنا چاہیے منت کا وہ مجھ سے اتنی بڑی بات جھوٹ نہیں کہے گی ایسے نہ ہو
میں یقین نہ کروں اور یہ سب سچ ہو تو کہیں وہ واقع منت کو لے نہ جائے مجھے اس کا

طلحہ نے بریک لگایا۔۔۔

طلحہ نے انہیں دیکھا۔۔۔ ان کا چہرہ کیڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔

جی ضرور۔۔۔ طلحہ نے کچھ سوچ کر جواب دیا اور کار کا دروازہ کھول دیا۔۔۔

وہ آدمی کار میں آکر بیٹھ گیا۔۔۔

کہاں جانا ہے انکل آپ کو؟ طلحہ نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بس بیٹا اس جگہ پہنچا دو۔۔۔ آدمی نے اسے ایک پرچی دی۔۔۔

جی۔۔۔ طلحہ بولا۔۔۔

یہ کیسی عجیب سی جگہ ہے۔۔۔ سامنے ایک بہت پرانا پیڑ تھا اور اس سے عجیب ہی وحشت سی ہو رہی تھی۔۔۔ طلحہ نے اس پرچی میں لکھے پتے پر پہنچ کر سوچا۔۔۔

یہاں تو کسی انسان کا نام و نشان تک نہیں نہ تو کوئی گھر ہے نہ ہی کچھ یہ ایسی جگہ کیسے رہ لیتے ہیں۔۔۔ طلحہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

آپ کی منزل تو آگئی لیکن آپ ایسی جگہ کیسے۔۔۔۔۔ طلحہ کے الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے سیٹ خالی تھی وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

یہ کہاں گئے؟ طلحہ سوچنے لگا۔۔۔۔۔

گاڑی سے اتر کر دیکھا تو باہر بھی دور دور تک کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

عجیب بات ہے۔۔۔۔۔ اتنی جلدی کہاں گئے؟ طلحہ واپس گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

طلحہ نے گاڑی آفس کے جانب دوڑائی کیونکہ ان کے چکر میں وہ پہلے ہی لیٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

منت اور طلحہ شام کو باہر آئے تھے۔۔۔

کیا یاد کروگی تمہیں آسکریم کھلاتا ہوں۔۔۔ طلحہ نے کار آسکریم پالر کے باہر روکی۔۔۔

تم یہی بیٹھو میں لے کر آتا ہوں۔۔۔؟ طلحہ کار سے اتر کر اندر چلا گیا۔۔۔

واپس پر طلحہ آنے لگا تو تھوڑے ہی فاصلے پر ایک فقیر بیٹھا تھا۔۔۔

طلحہ اسے پیسے دینے کے ارادے سے اس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

طلحہ پیسے دینے لگا تو فقیر نے اشارے سے اسے قریب آنے کو کہا۔۔۔

طلحہ بیٹھ گیا۔۔۔

* * * *

رات کے دو بج رہے تھے لیکن اس کی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی۔۔۔

طلحہ نے برابر میں لیٹی منت پر نظر ڈالی جو گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

طلحہ اپنے ساتھ ہوئے تمام حادثات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

کہیں یہ وہی تو نہیں جو بار بار آکر مجھے یہ سب کہتا ہے۔۔۔ طلحہ سوچنے لگا۔۔۔

پہلی بار بھی اس نے مجھے یہی لفظ کہے تھے اور اس کا مطلب شیشے پر بھی وہ سب اس نے لکھا تھا۔۔۔ اور وہ سب ایکسیڈنٹ وہ مجھے ڈرانا سب کچھ منت سے جوڑا ہے۔۔۔ وہ

..میں نے خواب میں دیکھا ہے۔۔۔ منت بولی

منت خواب سچ نہیں ہوتے وہ نہیں کر سکتا مجھے کچھ تم سو جاؤ تم نے بس خواب دیکھا ہے۔۔۔ پریشان مت ہو۔۔۔ طلحہ نے اسے سمجھایا۔۔۔

منت آنکھیں بند کر کے واپس لیٹ گئی۔۔۔ طلحہ اس کے بالوں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔ کچھ ہی دیر بعد منت سو گئی۔۔۔

طلحہ بھی لیٹ گیا۔۔۔ اور سوچتے سوچتے سو گیا۔۔۔

* * * *

دو دن بعد---

طلحہ آفس جا رہا تھا جب اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔

منت کو اسپتال سے کال آئی تو وہ سیمہ بیگم اور ردا کو لے کر فوراً اسپتال پہنچی۔۔۔

ردا نے ماہین کو بھی انفرم کر دیا تھا۔۔۔

اب کیسا ہے میرا بیٹا؟ سیمہ بیگم نے ڈاکٹر کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

اللہ کا کرم ہے اب وہ خطرے سے باہر ہے آپ کچھ دیر بعد ان کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نرمی سے کہتے ہوئے آگے چلے گئے۔۔۔

اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔ سب نے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

* * * *

سب سے آخر میں منت، طلحہ سے ملنے گئی۔۔۔

طلحہ آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر طلحہ نے آنکھیں کھولی۔۔۔

منت خاموشی سے اس کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

طلحہ لب بھیج کر اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

کیسے ہوا یہ سب؟ منت نے دھیمی سی آواز میں کہا۔۔۔

بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ تھا دیکھو اب میں ٹھیک ہوں بالکل تمہارے سامنے۔۔۔ طلحہ نے کہا۔۔۔

کیسے ہوا یہ سب؟ منت کا اب بھی وہی سوال تھا۔۔۔

بتایا تو۔۔۔ طلحہ آگے بولنے ہی لگا تھا کہ منت نے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔

طلحہ تم نے میری جان نکال دی میں کتنا پریشان ہو گئی تھی اگر تمہیں وقت پر اسپتال نہ لے جایا جاتا تو تمہاری جان بھی جاسکتی تھی اور تم کہہ رہے ہو یہ چھوٹا سا ایکسیڈنٹ تھا۔۔۔ منت کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے۔۔۔

مجھے بتاؤ کیسے ہوا ایکسیڈنٹ کہیں یہ اس کے تو کام نہیں۔۔۔ منت کا ذہن جن کی طرف گیا۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا منت اچانک کیسے میری کار کا بریک فیل ہو گیا اور میری گاڑی درخت میں جا لگی پھر مجھے ہوش نہیں رہا۔۔۔ طلحہ نے بتایا۔۔۔

یہ سب وہی کر رہا ہے۔۔۔ منت رو دینے کو تھی۔۔۔

طلحہ خاموش ہو گیا کیونکہ اب اسے اس بات پر یقین ہو چکا تھا۔۔۔

میں آتی ہو تم اپنا خیال رکھنا۔۔۔ منت باہر کی جانب گئی۔۔۔

لیکن کہاں جا رہی ہو؟ طلحہ نے آواز دی لیکن وہ جا چکی تھی۔۔۔

منت نے مہر کو ساتھ لیا اور مزار پر آگئی۔۔۔

شاید وہ ہمیں پھر سے مل جائے۔۔۔ منت بولی۔۔۔

ہاں ہو سکتا ہے لیکن پکا نہیں ہے کہ وہ ملے گی یا نہیں۔۔۔ مہر مزار میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ اب طلحہ کو نقصان پہنچا رہا ہے۔۔۔ منت مہر کو ساری بات بتائی۔۔۔

اب بہت دیر ہو چکی ہے وہ اب اتنی آسانی سے تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے اس کا کوئی حل ڈھونڈنا ہوگا ورنہ وہ اسی طرح تمہارے عزیز لوگوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔۔۔ مہر نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

اللہ پاک آپ ہی کوئی راستہ نکال دے۔۔۔ منت نے دل میں کی۔۔۔

منت نے سوچا تھا کہ وہ ان سے مدد مانگ کر دیکھے شاید وہ کچھ مدد کر سکے اس کی۔۔۔ یا ان سے ایک اور دھاگہ ہی مانگ لے گی طلحہ کے لیے۔۔۔ لیکن کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی وہ انہیں نہیں ملی تو وہ دونوں واپس آگئی۔۔۔

منت سوچ چکی تھی اب اسے کیا کرنا ہے۔۔۔

طلحہ اسپتال سے گھر آگیا تھا اور پہلے سے کافی بہتر ہو گیا تھا منت ایک پل کے لیے اسے اکیلا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس بہت اچھے طریقے سے خیال رکھ رہی تھی۔۔۔

منت کیا تمہیں یاد ہے یہ جن تمہارے پیچھے کہاں سے لگا تھا؟ طلحہ نے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔ منت پریشانی سے بولی۔۔۔

پھر بھی کوئی سنسان گلی، یا کوئی گھر، یا کوئی پرانا پیڑ یا کوئی بھی دوسری جگہ؟ طلحہ نے کہا۔۔۔

پیڑ ہاں پرانا پیڑ اکثر میرے خواب میں آتا ہے۔۔۔ شاید ہوسکتا ہے یہ وہی سے میرے
پیچھے لگا ہو۔۔۔ منت نے یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

منت کوئی بات ایسی یاد ہے تمہیں جب تم وہاں گئی اس پیڑ کے پاس۔۔۔ طلحہ نے
پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ منت بولی۔۔۔

رات کافی ہو چکی تھی۔۔۔
سنان سڑک پر گاڑی تیز رفتار سے چل رہی تھی۔۔۔
منت کھڑکی سے آتی سرد ہوا کو خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کہ اچانک سے ایک پرانے پیڑ کے پاس آکر گاڑی رک گئی۔۔۔
حمزہ چیک کرنے کے ارادے سے کار سے اتر۔۔۔

منت کے پاس مہر کی کال آئی تو وہ سننے کے لیے کار سے باہر آگئی۔۔۔

اور پیڑ کے نیچے آکر کھڑے ہو کر بات کرنے لگی۔۔۔

منت ریڈ کلر کی کرتی کے ساتھ وائٹ ٹرؤزار اور دوپٹہ پہنا ہوا تھا سنہرے بال کھلے ہوئے
تھے اور پرفیوم اتنا زیادہ لگا رکھا تھا مانو پوری بوتل خالی کر دی ہو۔۔۔۔

منت کو لگا کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔ منت نے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

منت پریشان نہیں ہو میں نے کسی سے بات کی ہے وہ ابھی کچھ دن کے لیے باہر گئے ہیں وہ واپس آئے گے تو ہم ان سے ملنے جائے گے وہ ہماری مدد ضرور کرے گے۔۔۔ طلحہ نے اسے سمجھایا۔۔۔

ہمم۔۔۔ منت سر جھکا گئی۔۔۔

طلحہ نے ہرگز نہیں سوچا تھا اس کے شادی کے شروع کے دن یوں گزرے گے۔۔۔

رات کے قریب ایک بجے منت چونک کر اٹھ گئی۔۔۔
کمرے میں اندھیرا ہو رہا تھا کھرکی سے آتی ٹھنڈی ہوا وہ خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔ کمرے میں صرف ایک سائیڈ لیپ جل رہا تھا جس کی روشنی اندھیرے کو

چیر نے میں ناکامیاب ہو رہی تھی۔۔۔ منت نے ایک نظر برابر میں سوئے طلحہ پر
ڈالی۔۔۔

منت اس کی حالت کی ذمہ دار خود کو سمجھنے لگی تھی اسے لگتا تھا کہ سب اس کی وجہ
سے ہو رہا ہے۔۔۔

آج پھر وہی خواب۔۔۔ منت نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔

وہ روز خواب میں دیکھتی کہ وہ طلحہ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ کبھی اسے کچھ کر دیتا
ہے کبھی کچھ۔۔۔

یہ صرف خواب نہیں میں اس سب کو صرف خواب کہہ کر نہیں ٹال سکتی اور نہ اب ان
کے آنے کا انتظار کر سکتی ہو اگر واقع پھر سے اس نے کچھ کیا تو؟

منت سوچنے لگی۔۔۔

منت کی نظر دھاگے پر گئی۔۔۔۔

اگر میں یہ دھاگہ طلحہ کو باندھ دوں تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔۔۔۔ منت کے
دل میں خیال آیا۔۔۔۔

اگر تم اسے اپنی کلائی میں باندھ لو تو وہ تمہارے قریب نہیں آسکے گا خاتون کے الفاظ
منت کے کانوں میں گونجے۔۔۔

منت نے بنا سوچے سمجھے دھاگہ اپنی کلائی سے کھول کر طلحہ کی کلائی میں باندھ دیا۔۔۔

منت نے طلحہ کو بچانے کے لیے بنا سوچے سمجھے خود کو مصیبت میں ڈال لیا تھا۔۔۔

یہ سب اس کی ایک سازش تھی۔۔۔

وہ یہی تو چاہتا تھا کہ منت اپنی کلائی سے دھاگہ اتار دے۔۔۔ اور منت نے اسے اس کے مقصد میں کامیاب کر دیا تھا۔۔۔ منت نہیں جانتی تھی اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔

منت تم اور بھائی نیچے آجاؤ سب ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ ردا نے کمرے میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کیا؟ طلحہ اپنی کلائی میں کالا دھاگہ بندھا دیکھ کر بڑبڑایا۔۔۔

اگر یہ منت نے بندھا ہے تو پھر منت۔۔۔۔۔ طلحہ ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ ردا کے چیخنے کی
آواز آئی۔۔۔

طلحہ جلدی سے ڈریسنگ روم سے نکل کر آیا۔۔۔

سامنے دیکھا تو منت بیڈ پر بیٹھی عجیب انداز میں ہنس رہی تھی اور ردا دور کھڑی ڈری سہمی
چیخ رہی تھی۔۔۔

منت نے گردن گھما کر طلحہ کو دیکھا۔۔۔۔۔ جو حیران و پریشان سا کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

طلحہ کو دیکھ کر منت اور ذور ذور سے ہنسنے لگی۔۔۔
ہنستے ہنستے منت نے سر جھکا لیا۔۔۔۔ اور پھر کمرے میں منت کے رونے کی آوازیں
گونجنے لگی۔۔۔۔

ردا کمرے سے بھاگ کر نیچے چلی گئی۔۔۔

طلحہ وہی کھڑا اسے دیکھ رہا تھا طلحہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو سب ابھی
ہو رہا ہے وہ سچ ہے۔۔۔

روتے روتے منت پھر پھر ہنسنے لگی۔۔۔ وہ منت لگ ہی نہیں رہی تھی طلحہ کو یوں لگا
جیسے منت نہیں کوئی اور ہو وہ۔۔۔۔

منت ہنستے ہنستے سر جھکا گئی اور وہی بیڈ پر گر گئی جیسے جسم میں جان ہی نہ ہو۔۔۔۔

طلحہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتا اس کے پاس گیا۔۔۔

منت اٹھو۔۔۔ منت۔۔۔ طلحہ نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

طلحہ نے اسے وہی بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔۔

اور اپنا موبائل لے کر کمرے سے باہر نکل آیا۔۔۔

طلحہ نے حافظ جی کو کال کر کے ساری صورت حال بتائی اور ان سے آج آنے کی گزارش کی حافظ جی نے تحمل سے طلحہ کی بات سنی اور آنے کی حامی بھر لی۔۔۔

رات تک انہیں آنا تھا۔۔۔ طلحہ اور باقی سب بے صبری سے انکا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

طلحہ نے اپنے اور منت کے گھر والوں کو سب بتا دیا تھا۔۔۔

حمزہ سائرہ بیگم اور ماہین کو لے کر طلحہ کے گھر آگیا تھا۔۔۔۔

سب منت کے لیے بہت پریشان تھے۔۔۔

منت ہوش میں آئی تو اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔ طلحہ نے بھی اسے کچھ نہیں بتایا اور آرام کرنے کا کہہ کر سلا دیا تھا۔۔۔

رات ہو گئی تھی طلحہ لاؤنج میں بیٹھا انکے آنے کا انتظار کر رہا تھا کہ دُور بیل نبی طلحہ بھاگنے والے انداز میں دروازے کی جانب لپکا۔۔۔

دروازہ کھولا تو سامنے ایک ادھیڑ عمر کا شخص، نورانی چہرہ، ماتھے پر نماز کا نشان، چہرے پر سفید داڑھی، ہاتھ میں تسبیح لیے کھڑا تھا۔۔۔

السلام وعلیکم۔۔۔ طلحہ نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ انہوں نے نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

آئے اندر اے۔۔۔ طلحہ انہیں اندر لے آیا۔۔۔

سب نے انہیں دیکھتے ہی سلام کیا۔۔۔

انہیں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے گھر جا جائزہ لیا۔۔۔

آپ نے کس کے بارے میں ذکر کیا تھا مجھ سے؟ حافظ جی نے طلحہ سے پوچھا۔۔۔

اپنی بیوی منت کے بارے میں طلحہ نے جواب دیا۔۔۔۔

وہ اس وقت کہاں ہے؟ حافظ جی نے پوچھا۔۔۔

اوپر کمرے میں۔۔۔ طلحہ نے جواب دیا۔۔۔

چلو۔۔ حافظ جی نے اسے چلنے کا اشارہ دیا۔۔۔

طلحہ انہیں لے کر کمرے میں آگیا۔۔۔

منت بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔۔۔

حافظ جی نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔ پھر کچھ پڑھائی کی اور کمرے سے باہر آگئے۔۔۔

بیٹا وہ ایک عیاش قسم جن ہے اور منت سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں آپ خود بھی بہت سمجھدار ہو۔۔۔

جہاں تک آپ نے مجھے بتایا ہے اور میں نے حساب لگایا ہے اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک اس نے منت سے اپنا مقصد حاصل نہیں کیا ہے۔۔۔

اور میرا حساب تو یہی کہتا ہے کہ وہ منت کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے۔۔۔ باقی بے شک سب اللہ جانتا ہے اس نے جتنا علم مجھے دیا اس سے میں کچھ باتیں بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ابھی اپنی تیاریوں میں لگا ہوا ہے جیسے ہی اس کی تیاری ختم ہوگئی یہاں سے جانے کی وہ منت کو بھی ساتھ لے جائے گا۔۔۔۔۔

اس لیے ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہیں بیٹا جو کرنا ہے جلدی کرنا ہے ورنہ تم منت کو کھو دو گے۔۔۔ حافظ صاحب نے ٹھر ٹھر کر نرم لہجے میں اسے ساری بات سمجھائی۔۔۔۔

لیکن ہم اس سے منت کو بچائے گے کیسے؟ طلحہ پریشانی سے بولا۔۔۔

شش شش شش منت سورہی ہے۔۔۔۔۔ کمرے سے ایک خوفناک سی آواز سی آواز
گو نجی۔۔۔

اللہ بہت بڑا ہے یقین رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا آپ مجھے یہ بتائے کہ کیا آپ کو معلوم ہے یہ سب شروع کہاں سے ہوا؟ حافظ جی نے پوچھا۔۔۔

طلحہ نے انہیں ساری بات بتائی۔۔۔

کیا تم جانتے ہو وہ جگہ کہاں ہے؟ حافظ جی نے پوچھا۔۔۔

جی شاید۔۔۔۔۔ طلحہ کے ذہن میں وہی پیڑ آیا جہاں اس نے اس بوڑھے شخص کو ڈراپ کیا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر جہاں سے یہ سب شروع ہوا تھا ہم بھی وہی سے شروع کرے
گے۔۔۔ حافظ جی بولے۔۔۔

حافظ جی میں دھاگہ واپس اس کی کلائی میں باندھ دوں تو پھر کیا سب ٹھیک ہو سکتا ہے؟
طلحہ نے پوچھا۔۔۔

نہیں اسے تم اپنے پاس ہی رکھو کیونکہ تمہیں اس سے خطرہ ہے اور منت کو تم یہ دھاگہ
باندھ بھی دو تو کوئی فائدہ نہیں وہ پھر سے کوشش کرے گا اسے اتروانے کی وہ اس سے
دور رہے گا لیکن پیچھا نہیں چھوڑے گا۔۔۔

اس لیے تم اسے اپنے پاس رکھو بلکہ میں تمہیں کچھ اور بھی پڑھ کر دوں گا تم یہ سب گھر
والوں کی کلائی میں باندھ دینا اسے وہ کسی کو نقصان پہنچا کر ہمارے کام میں دخل نہیں
دے سکے گا۔۔۔

اس سے سب محفوظ رہے گے اور ہمارا کام بھی ہو جائے گا۔۔۔ انہوں نے ٹہرے
ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

طلحہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔۔

آپ سب جاکر سو جائے اور طلحہ تم مجھے ایک بوتل میں پانی کا کر دے۔۔۔ حافظ جی نے کہا۔۔۔

حمزہ اور احمد صاحب اٹھ کر کمرے میں چلے گئے۔۔۔ اور طلحہ پانی لے کر لاؤنج میں آگیا۔۔۔

طلحہ میری بات اب غور سے سننا۔۔۔ آپ منت کے پاس کمرے میں جاؤ میں یہاں بیٹھ کر پڑھائی کروں گا ہو سکتا ہے وہ وہاں اس پر حاضر ہو جائے لیکن آپ کو اس سے ڈرنا مت یہ کلائی میں باندھا دھاگہ تمہاری حفاظت کرے گا۔۔۔

میں نے پڑھائی کی ہے جس وجہ سے وہ فلحل اس کمرے سے باہر نہیں آسکتا لیکن وہ
کوشش کرے گا کہ تم یہ دھاگہ اپنی کلائی سے کھول دو لیکن ایسی غلطی ہرگز مت کرنا
اس سے تمہاری جان بھی جاسکتی ہے وہ ایسے تم پر حملہ بھی کر سکتا ہے۔۔۔ وہ تمہیں
ڈرائے تو ڈرنا مت۔۔۔ اور کوشش کرنا تم اس سے نہیں منت سے بات کرنے کی کیونکہ
وہ تمہیں سن سکتی ہے وہ جب تک خود کوشش نہیں کرے گی خود نہیں چاہے گی میں یا
کوئی بھی اس کی مدد نہیں کر سکے گے۔۔۔

اور منت کو تمہاری ضرورت ہے۔۔۔ تم وہ شخص ہو جو منت کو اس سے بچا سکتے ہو منت سے بات کر سکتے ہو کیونکہ تم اس سے محبت کرتے ہو۔۔۔

تم گھبرانا نہیں۔۔۔ وہ تمہیں جب تک نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک یہ دھاگہ تمہاری کلائی میں ہے۔۔۔ اور یاد رکھنا جن چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو اس کا دماغ دس سال کے بچے سے زیادہ نہیں ہوتا۔۔۔ اسے آسانی سے بے وقوف بنایا جاسکتا ہے۔۔۔۔

اور ہاں وہ تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا لیکن ہرگز اس کی باتوں میں مت آنا یہ یاد رکھنا وہ اس وقت منت نہیں ہے۔۔۔۔ تمہارا مقابلہ ایک جن سے ہے سنبھل کر رہنا میری ساری باتیں اپنے ذہن میں بیٹھا لو۔۔۔ اب جاؤ تم مجھے پڑھائی کرنی ہے۔۔۔۔ حافظ جی نے تفصیلاً اسے سب سمجھایا۔۔۔

طلحہ نے غور سے ان کی ساری باتیں سنی اور اٹھ کر قدم کمرے کی جانب بڑھا دیے۔۔۔

حافظ جی کا طلحہ کو بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ کہیں پڑھائی سے پریشان ہو کر منت کو نقصان پہنچانے کا نہ سوچے۔۔۔ اور طلحہ کے وہاں موجود ہونے سے اس کا دھیان منت کے بجائے طلحہ پر جائے گا۔۔۔

صرف یہ کہنا ضروری نہیں ہوتا کہ مجھے تم سے محبت ہے اس کو نبھانا بھی پڑتا ہے اور اس کو نبھانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ آج رات طلحہ کی لیے ایک مشکل رات تھی آج اسے اپنی محبت کا امتحان دینا تھا آج اسے اپنی منت کو اس جن سے آزاد کرانے کی پہلی کوشش کرنی تھی۔۔۔ آج رات اسے اس جن سے منت کی حفاظت کرنی تھی۔۔۔

اور منت کو دیکھنے لگا۔۔۔

منت کے چہرے پر عجیب سی ویرانی تھی۔۔۔

چہرے پر عجیب سے نشانات تھے، بال بکھرے بکھرے شانوں پر پھیلے تھے، طلحہ کا دل دکھ رہا تھا اسے یوں دیکھ کر۔۔۔

، یہ اس کی منت تو نہیں تھی یہ تو کوئی اور ہی تھی

منت پلینز جلدی ٹھیک ہو جاؤ میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں، ایک اشک ٹوٹ کر رخسار پر
بہہ گیا وہ رو رہا تھا وہ ایک مرد ہو کر رو رہا تھا واقع کسی نے سچ کہا ہے محبت مرد کو بھی رلا
دیتی ہے۔۔۔

پورے گھر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔۔

طلحہ کی رات کو بیٹھے بیٹھے اٹکھ لگ گئی۔۔۔

رات کے قریب دو بجے کسی کے رونے کی آواز سے طلحہ کی آنکھ کھلی۔۔۔

طلحہ نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو منت بیڈ پر گھٹنوں پر سر گرائے بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔

منت، طلحہ صوفی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

طلحہ، منت نے طلحہ کی آواز سن کر سر اٹھایا۔۔۔

طلحہ پلیز مجھے بچالو۔۔۔ منت رونے لگی۔۔۔۔

طلحہ میرے پاس آؤ۔۔۔ منت نے اشارے سے اسے بلایا۔۔۔

پلیز وہ دھاگہ میری کلائی میں باندھ دو میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔۔ یہ مجھے بہت تکلیف دیتا ہے پلیز طلحہ۔۔۔۔ منت درد سے کراہی۔۔۔۔

طلحہ نے اسے دیکھا تو اس کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔۔

منت، طلحہ آگے بڑھنے لگا ہی تھا کہ حافظ جی کہی بات یاد آئی۔۔۔۔

غلطی سے بھی دھاگہ اپنی کلائی سے مت کھولنا۔۔۔۔۔ ایسے تمہاری جان بھی جا سکتی ہے۔۔۔۔۔

وہ تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا۔۔۔۔۔ طلحہ کے کان میں ان کے الفاظ گونجے۔۔۔۔۔
طلحہ کے قدم وہی رک گئے۔۔۔۔۔

تم منت نہیں ہو۔۔۔۔۔ طلحہ کی چہرے پر سختی عود آئی۔۔۔۔۔

یہاں طلحہ کے بولنے کی دیر تھی وہاں منت نے ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

ہنستے ہنستے منت بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔۔ اور پھر ایک دم سے رونا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

منت کیا تم مجھے تم سن سکتی ہو؟ طلحہ اس کے تھوڑے قریب گیا۔۔۔

اس نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

میں جانتا ہوں تم مجھے سن سکتی ہو؟ منت مجھ سے بات کرو پلیز۔۔۔ طلحہ نے کہا۔۔۔

طلحہ پلیز مجھے بچا لو، منت روتے ہوئے بولی۔۔۔

اور پھر سے کرا چیخوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔

کچھ دیر وہ یونہی چیختا رہی اور پھر بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

طلحہ صوفے پر آکر آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد طلحہ نے اپنے آس پاس کچھ محسوس کیا تو جھٹ سے آنکھیں کھول دی۔۔۔۔۔

طلحہ نے ادھر ادھر نظر ڈالی تو کوئی نہیں تھا سامنے بیڈ پر منت بھی نہیں تھی۔۔۔ طلحہ نے نظریں تھوڑی اوپر کی تو حیران رہ گیا۔۔۔

وہ ہوا میں اس کے ارد گرد چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔
اور ہنس رہی تھی۔۔۔

طلحہ کو ایک پل ایسا لگا یہ سچ نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ تمہیں ڈرائے گا اس سے ڈرنا مت۔۔۔ حافظ جی کی کہیں باتیں اسے ہمت دلا رہی تھی۔۔۔

طلحہ نے اسے ایسے نظر انداز کیا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اچانک منت گر کر زمین بوس ہو گئی۔۔۔

طلحہ نے اسے اٹھایا اور بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔

منت کو ہوش آیا تو اس نے خود کو اسی پرانے پیڑ کے پاس پایا۔۔۔ منت ڈر کر ادھر ادھر دیکھتی ہوئی اٹھی۔۔۔ اس کے ذہن میں اس دن والا واقعہ گھوما جب وہ یہاں پہلی بار آئی تھی۔۔۔ یہ تو وہی جگہ ہے۔۔۔ منت سوچ کر لرز گئی۔۔۔

منت،۔۔۔ اس کی آواز پر منت نے چونک کر سامنے دیکھا۔۔۔

وہ سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔ وہی کالا لباس، وہی لہو ٹپکاتی آنکھیں، وہی خوفناک چہرہ، منت ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔۔

میرے پاس آؤ منت، وہ دونوں ہاتھ پھیلائے اسے اپنے پاس بلا رہا تھا۔۔۔ منت کو ایسا لگا جیسے اس کا خواب سچ ہو گیا ہے۔۔۔

وہ اس کے قریب آنے لگا اور منت کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

طلحہ کی آنکھ کھلی تو منت کو کمرے میں ناپا کر وہ گھبرا گیا۔۔۔۔

طلحہ فوراً نیچے حافظ جی کے پاس گیا۔۔۔

منت کمرے میں نہیں ہے۔۔۔ طلحہ نے گھبرا کر کہا۔۔۔

چلو۔۔۔ حافظ جی نے چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔

لیکن کہاں؟ طلحہ نے پوچھا۔۔۔

کل رات پڑھائی کی وجہ سے وہ بہت تنگ تھا اور کچھ کمزور بھی ہو چکا تھا اب اس کی طاقت کا مقابلہ اب ہم کر سکتے ہیں۔۔۔ حافظ صاحب نے کہا۔۔۔

طلحہ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا منزل پر پہنچ کر طلحہ نے گاڑی کو بریک لگایا۔۔۔ دونوں گاڑی سے باہر آ گئے۔۔۔

ادھر ادھر نظر گھمائی تو دور دور تک کوئی نظر نہ آیا۔۔۔

کہ اچانک کسی کے گنگنانے کی آواز آئی۔۔۔

حافظ جی گھوم کر پیڑ کے دوسری جانب آئے۔۔۔ طلحہ بھی ان کے پیچھے پیچھے آ گیا۔۔۔

سامنے دیکھا تو منت پیڑ پر باندھے جھولے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ چہرہ بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور کچھ گنگنا رہی تھی۔۔۔۔۔

طلحہ منت کو دیکھ کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔۔ لیکن حافظ جی نے اسے اشارے سے روک لیا۔۔۔۔۔

حافظ جی نے تسبیح لی اور پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

منت گنگناتے گنگناتے رک گئی۔۔۔۔۔

اور پیچھے کی سائیڈ جھکتی گئی۔۔۔۔۔

اور پھر اچانک سے ایک ذور دار چیخ کے ساتھ اوپر ہوئی۔۔۔۔۔

اس سے دور رہو پلیز میرے پاس آؤ مجھے یہ دھاگہ باندھ دو میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔ منت کی نظر طلحہ کے کلائی میں باندھے دھاگے پر تھی۔۔۔۔۔

طلحہ ادھر آؤ میں تمہاری منت ہوں۔۔۔ منت جھولے سے اتر کر کھڑی ہوگئی اور ہاتھ پھیلا کر طلحہ کو اپنے پاس بلانے لگی۔۔۔۔

طلحہ اس سے واقف ہو چکا تھا کہ وہ اسے گمراہ کرنے کے لیے کچھ بھی کرے گا۔۔۔

طلحہ نے ایک نظر حافظ جی کو دیکھا۔۔۔

حافظ جی نے اسے اشارہ دیا۔۔۔

طلحہ نے کلائی سے دھاگہ اتارا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔ منت کے چہرے پر مسکراہٹ نے گھر کر لیا۔۔۔۔

طلحہ رک جاؤ۔۔۔ حافظ جی نے اسے روکا۔۔۔

لیکن طلحہ آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ منت اور اس میں کچھ ہی فاصلہ رہ گیا تھا۔۔۔

منت کی مسکراہٹ گرمی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

حافظ جی نے پڑھائی جاری رکھی۔۔۔

طلحہ منت کے قریب آ گیا۔۔۔۔

منت نے ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔

طلحہ اس کے اور قریب گیا۔۔۔ منت کی ہنسی چیخوں میں بدل گئی۔۔۔

اس کے چہرے کے تاثرات عجیب اور پراسرار ہوتے جارہے تھے۔۔۔

طلحہ نے اپنے بند مسٹھی کھولی تو اللہ کے نام کا لاکٹ اس کی ہتھیلی پر جگمگا اٹھا۔۔۔

لاکٹ کو دیکھ کر منت کا رنگ فق ہو گیا۔۔۔۔

وہ تمہیں وہاں گمراہ کرنا چاہے گا لیکن اس کی باتوں پر غور مت کرنا اور میری بات دھیان سے سنو جیسے کہ میں نے بتایا تھا کہ جن کو بے وقوف بنانا آسان ہے کیونکہ اس کا دماغ دس سال کے بچے سے زیادہ نہیں ہوتا۔۔۔

ہم اس کو بے وقوف بنائے گئے اگر وہ تمہیں اپنے پاس بلائے تو تم اس کے پاس جانا اور ہاں یہ دھاگہ وہ ضرور اتارنے کو کہے گا اس لیے اس دھاگے کو اپنے بازو پر باندھ لو تاکہ وہ دیکھ نہ سکے اور یہ دھاگہ لو اسے اپنی کلائی میں باندھ لو حافظ جی نے دھاگہ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔

طلحہ نے دھاگہ تھام لیا اور کلائی میں باندھ لیا اور کلائی والا دھاگہ کے کر بازو میں باندھ لیا۔۔۔

اور یہ جو لاکٹ تمہیں دیا ہے جب میں اشارہ کروں اسے منت کے گلے میں ڈال دینا۔۔۔ حافظ جی نے راستے میں سب اسے سمجھایا۔۔۔

طلحہ نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔

جیسا سوچا تھا سب ویسا ہی ہو رہا تھا۔۔۔

طلحہ نے آیت الکرسی کی تلاوت شروع کی۔۔۔ منت نے وہاں سے بھاگنا چاہا لیکن حافظ جی نے پڑھائی کے ذریعہ اس کے راستے بند کر دیے تھے۔۔۔

منت نے حافظ جی کو گھورا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

منت بھاگنا چاہ رہی تھی لیکن بھاگ نہیں پارہی تھی۔۔۔

حافظ جی نے طلحہ کو اشارہ کیا۔۔۔

اور پھر طلحہ نے دیر نہیں کی اور لاکٹ منت کے گلے میں ڈال دیا۔۔۔

ایک ذور دار چیخ کے ساتھ وہ منت کے جسم سے باہر آیا۔۔۔

طلحہ نے منت کو گرنے سے پہلے ہی تھام لیا۔۔۔

اور حافظ جی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

طلحہ نے اسے اس کی اصل حالت میں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

اسے سوچ کر ہی نا جانے کیا ہوا تھا کہ منت اس کا روز سامنا کرتی تھی۔۔۔

وہ اس کے سامنے جل رہا تھا۔۔۔۔ اس کی چیخ اتنی خوفناک تھی کہ اگر کوئی کمزور دل سن لے تو خوف سے بے ہوش ہو جائے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ جل کر خاک ہو گیا تھا۔۔۔

اور جب وہ کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔

مطلب؟ منت ابھی۔۔۔

واقع۔۔۔ منت کو یقین نہیں آیا۔۔۔

قسم سے۔۔۔ طلحہ نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

منت نے اٹھ کر اسے گلے لگا لیا۔۔۔

ایم سوری یار۔۔۔ منت بولی۔۔۔

اُس اوکے۔۔۔ تم اپنے ہوش میں نہیں تھی۔۔۔ ردا مسکرا دی۔۔۔

منت دیکھو بیٹا جس طرح دنیا میں انسان ہے اس طرح جن بھی ہے۔۔۔ بس وہ ہماری
نظر سے اوجھل ہے۔۔۔ یہ بھی اللہ کی طرف سے ہمارے لیے ایک مہربانی ہے کہ وہ ہمیں
نظر نہیں اتے۔۔۔

ان کے وجود کو نا ماننا سراسر بے وقوفی ہے کیونکہ اللہ باری تعالیٰ نے اور بھی مخلوقات بنائی ہیں۔۔۔ جس کے بارے میں ہمیں علم تک نہیں۔۔۔

جنات کو جھٹلا کر لوگ اکثر مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔۔۔

منت بیٹا لڑکیوں کا اس طرح سے تیار ہو کر، بال کھلے چھوڑ کر، خوشبو لگا کر باہر جانا ٹھیک نہیں۔۔۔ اللہ نے عورت کو پردے کا حکم دیا تاکہ وہ محفوظ رہے۔۔۔

اسلام میں عورت کا اس طرح سے تیار ہو کر خوشبو لگا کر باہر جانا جائز نہیں۔۔۔ اس میں اس کی بہتری ہی ہے۔۔۔ دوسرے پہلو سے دیکھو تو خوشبو سے ہی جنات پیچھے پڑ جاتے ہیں کیونکہ انہیں خوشبو پسند ہے۔۔۔

اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے بیٹا اس کے ایک کام میں ہزاروں مصلحتیں چھپی
ہے ہماری پاس نہ وہ آنکھیں ہے جو ہم ان کو دیکھ سکے نہ وہ عقل جو اس مصلحت کو
سمجھ سکے۔۔۔۔

اس لیے اچھا ہے کہ اس کے فیصلہ پر سر جھکا دے۔۔۔۔

بیٹا لڑکیوں کا باہریوں گھومنا پھرنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ اللہ نے عورت کو چار دیواری میں رہنے کا حکم دیا ہے۔۔۔

اور اس چار دیواری میں وہ ہر چیز سے محفوظ رہتی ہے۔۔۔

اور مشکلوں سے آزمائشوں سے گھبرایا مت کرو اللہ انہیں ہی آزمائش میں ڈالتا ہے جنہیں وہ چاہتا ہے۔۔۔ حافظ جی مہر مہر کر اسے سمجھا رہے تھے۔۔۔۔

منت نے آج کافی وقت پر خود کو پرسکون محسوس کیا تھا مانو سارا بوجھ اتر گیا ہو۔۔۔

بے شک سکون اللہ کے ذکر میں ہے۔۔۔۔

دعا مانگ کر منت نے جائے نماز اٹھا کر رکھی اور بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔۔ برابر میں بے خبر
سوئے طلحہ پر نظر پڑی تو بے اختیار مسکرا اٹھی۔۔۔

اس نے ایک بار پھر خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے اسے اتنا محبت کرنے والا شوہر دیا جس
نے کسی بھی مشکل میں اسے اکیلا نہیں چھوڑا۔۔۔

طلحہ تم نے مجھ سے پوچھا تھا نا کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ میں تمہیں بتانا چاہتی
ہوں میں تم سے محبت نہیں بلکہ عشق کرتی ہوں میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم

مجھے اس طرح سے مل جاؤ گے تمہیں پا کر میں بہت خوش ہوں۔۔۔ منت آہستہ آہستہ
بول رہی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر ایک عجب سی خوشی تھی۔۔۔

طلحہ کے لبوں پر مسکراہٹ رہینگئی۔۔۔

واقعہ؟ اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دی۔۔۔

تم جاگ رہے ہو؟ منت سٹیٹا گئی۔۔۔

بلکل اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی؟ طلحہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ نہیں میں نے کچھ کہا کیا کچھ بھی نہیں۔۔۔ منت ہنسنے لگی۔۔۔

ہار مانتے ہوئے طلحہ بھی منہ بناتا ہوا لیٹ گیا۔۔۔

مجھے تم سے محبت نہیں عشق ہے۔۔۔ منت نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

طلحہ کا دل جھوٹا اٹھا۔۔۔ اس کے اس پیارے سے انداز پر۔۔۔

منت نے آج کافی دن بعد سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔

بے شک سکون اللہ کے بنائے پاکیزہ رشتوں میں ہے۔۔۔

منت نے اب نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔۔۔ کبھی کبھی اسے اپنا ماضی یاد آتا تو رونگھٹے کھڑے ہو جاتے وہ سب بھولنے کے لیے ابھی اسے کچھ وقت درکار تھا۔۔۔

ایک طویل امتحان کے بعد آج وہ دونوں ایک ساتھ بہت خوش تھے۔۔۔

طلحہ نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ منت سے سچی محبت کرتا ہے۔۔۔۔

بے شک محبت کرنے والوں کے لیے

نکاح سے بہتر کوئی چیز نہیں [LRI]

ختم شد۔۔۔

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/novelbank